الحمد للہ و المنۃ

کہ رسالہ شافیہ کافیہ جو مخالفوں پر حجت اسد اور موافقوں کیلئے موجب زیادت ایمان و عرفان ہے

موسوم بہ

نشانِ آسمانی

جسکا دوسرا نام

شہادت الملہمین

بھی ہے

اینست نشانِ آسمانی * مثلش بنما اگر توانی

یا صوفیِ خویش را برون آر * یا توبہ بکن ز بدگمانی

از تالیفات مہدیِ زمان و مسیح دوران مجدد الوقت حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

جون ۱۸۹۲ء میں

بزیر نگرانی خاکسار غلام محمد کاتب

ریاض ہند امرتسر میں چھپا

قیمت فی نسخہ ۳/

محصول ڈاک ۲/

اطلاع

بخدمت جمیع احباب

ہر ایک دوست کی خدمت مین جو یہ رسالہ
نشانِ آسمانی روانہ کیا جاوے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ قیمت
پر بھیجا گیا ہے اور جہانتک ممکن ہو بلا توقف قیمت اسکی
جو تین آنے ہے اور محصولڈاک آدھا آنہ ہے یعنی کل ۳/۶ پائی
بذریعہ منی آرڈر روانہ کردین تا دوسرے رسالہ **دافع الوساوس**
کے لئے سرمایہ جمع ہوجاوے اور جو صاحب اور نسخے خریدنا
چاہین وہ بھی اطلاع بخشین تا جس قدر طلب کرین
بھیجے جاوین ۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

راقم خاکسار **میرزا غلام احمد** قادیان
ضلع گورداسپور پنجاب

سنہ ۱۸۹۲ء
یکم جون

ضروری گذارش

اُن باہمّت دوستون کی خدمت مین جو کسیقدر امداد امورِ دین کیلئے مقدرت رکھتے ہین

ایمردان بکوشید برای حق بجوشید

اگرچہ پہلے ہی سے میرے مخلص احباب للّٰہی **خدمت** مین اس قدر مصروف ہین کہ مین شکرادا نہین کرسکتا اور دعا کرتا ہون کہ خداوند کریم انکو ان تمام خدمات کا دونون جہانون مین زیادہ سے زیادہ اجر بخشے لیکن اِسوقت خاص طور پر توجہ دلانیکے لئے یہ امر پیش آیا ہے کہ آگے تو ہمارے صرف بیرونی مخالف تھے اور فقط بیرونی مخالفت کی ہمین فکر تھی اور اَب وہ لوگ بھی جو مسلمان ہونیکا دعوٰے کرتے ہین بلکہ مولوی اور فقیہ کہلاتے ہین سخت مخالف ہوگئے ہین یہان تک کہ وہ عوام کو ہماری کتابون کے خریدنے بلکہ پڑھنے سے منع کرتے اور روکتے ہین اِسلئے ایسی دقتین پیش آگئی ہین جو بظاہر ہیبت ناک معلوم ہوتی ہین۔ لیکن اگر ہماری **جماعت** سست نہ ہوجائے تو عنقریب یہ سب دقتین دور ہوجائینگی۔ اِسوقت ہم پر فرض ہوگیا ہے کہ بیرونی اور اندرونی دونون قسم کی خرابیون کی اصلاح کرنیکے لئے بدل وجان کوشش کرین اور اپنی زندگی کو اِسی راہ مین فدا کردین اور وہ صدقِ قدم دکھلادین جس سے خدا تعالی جو پوشیدہ بھیدون کو جاننے والا اور سینون کی چھپی ہوئی باتون پر مطلع ہے راضی ہوجائے اِسی بناء پر مینے قصد کیا ہے کہ اب قلم اُٹھاکر پھر اسکو اُس وقت تک موقوف نہ رکھا جائے جبتک کہ خدا تعالی اندرونی اور بیرونی مخالفون پر کامل طور پر حجت پوری کرکے حقیقت عیسویہ کے حربہ سے حقیقت دجّالیہ کو پاش پاش نہ کرے

لیکن کوئی قصد بجز توفیق و فضل و امداد و رحمت الٰہی انجام پذیر نہیں ہو سکتا اور خدا تعالیٰ کی بشارات پر نظر کرکے جو **بارش** کیطرح برس رہی ہیں اس عاجز کو یہی امید ہے کہ وہ اپنے اس بندہ کو ضائع نہیں کریگا اور اپنے دین کو اس خطرناک پراگندگی میں نہیں چھوڑیگا جو اب اسکے لاحق حال ہے مگر برعایت ظاہری جو طریق مسنون ہے **من انصاری الی اللہ** بھی کہنا پڑا ہے سو جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں سلسلہ **تالیفات** کو بلا فصل جاری رکھنے کے لئے میرا پختہ ارادہ ہے اور یہ خواہش ہے کہ اس رسالہ کے چھپنے کے بعد جسکا نام نشان آسمانی ہے رسالہ **دافع الوساوس** طبع کرا کر شائع کیا جاوے اور بعد اسکے بلاتوقف رسالہ **حیات النبی و ممات المسیح** جو یورپ اور امریکہ کے ملکوں میں بھی بھیجا جائیگا شائع ہو اور بعد اسکے بلاتوقف حصہ پنجم **براہین احمدیہ** جسکا دوسرا نام **ضرورت قرآن** رکھا گیا ہے ایک مستقل کتاب کے طور پر چھپنا شروع ہو لیکن میں اس سلسلہ کے قائم رکھنے کیلئے یہ احسن انتظام خیال کرتا ہوں کہ ہریک رسالہ جو میری طرف سے شائع ہو میرے ذی مقدرت دوست اسکی خریداری سے مجکو بدل و جان **مدد دیں** اسطرح پر کہ حسب مقدرت اپنی ایک نسخہ یا چند نسخے اسکے خرید لیں جن رسائل کی قیمت تین آنہ یا چار آنہ یا اسکے قریب ہو انکو ذی مقدرت احباب اپنی مقدور کے موافق ایک مناسب تعداد تک لے سکتے ہیں اور پھر وہی قیمت دوسرے رسالہ کے **طبع** میں کام آسکتی ہے۔

اگر میری جماعت میں ایسے احباب ہوں جو انپر بوجہ املاک و اموال و زیورات وغیرہ کے زکوٰۃ فرض ہے تو انکو سمجھنا چاہیئے کہ اسوقت دین اسلام جیسا غریب اور یتیم اور بیکس کوئی بھی نہیں اور زکوٰۃ نہ دینے میں جس قدر تہدید شرع وارد ہے وہ بھی ظاہر ہے اور عنقریب ہے جو منکر زکوٰۃ کافر ہو جائے پس فرض عین ہے جو اسی راہ میں **اعانت اسلام** میں زکوٰۃ دیجاوے زکوٰۃ میں کتابیں خریدی جاویں اور مفت تقسیم کیجاویں۔

اور میری تالیفات بجز ان رسائل اور بھی ہیں جو نہایت مفید ہیں جیسے رسالہ **احکام القرآن** اور **اربعین فی علامات المقربین** اور **سراج منیر** اور تفسیر کتاب عزیز لیکن چونکہ کتاب براہین احمدیہ کا کام ازبس ضروری ہے اس لئے بشرط فرصت کوشش کیجائیگی کہ یہ رسائل بھی درمیان میں طبع ہو کر شائع ہو جائیں آئندہ ہر ایک امر اللہ جلشانہ کے اختیار میں ہے **یفعل ما یشاء وھو علیٰ کل شیء قدیر**۔

خاکسار **غلام احمد** از قادیان ضلع گورداسپور

۲۸ مئی ۱۸۹۲ء

ضروری اشتہار

اِس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعتِ دین اسلام کے لئے ایسا احسن انتظام
کیا جائے کہ ممالک ہند مین ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر رہون اور
بندگان خدا کو دعوت حق کرین تا حجت اسلام روے زمین پر پوری ہو۔ لیکن
اِس ضعف اور قلت جماعت کی حالت مین ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام
پذیر نہین ہو سکتا۔ بالفعل یہ تجویز کیا ہے کہ اگر حضرت مولوی **محمد احسن**
صاحب امروہی جو ایک فاضل جلیل اور امین اور متقی اور محبت اسلام مین بدل
و جان فدا شدہ ہین قبول کرین تو کسیقدر جہان تک ممکن ہو یہ خدمت انکی سپرد
کیجائے۔ مولوی صاحب موصوف بچون کی تعلیم اور درس قرآن و حدیث اور
وعظ و نصیحت اور مباحثہ اور مناظرہ مین ید طولے رکھتے ہین نہایت خوشی کی بات
ہے اگر وہ اس کام مین لگ جائین لیکن چونکہ انسان کو حالت عیالداری مین وجوہ
معیشت سے چارہ نہین اِسلئے یہ فکر سب سے مقدم ہے کہ مولوی صاحب کے کافی گذارہ
کے لئے کوئی احسن تجویز ہو جائے یعنی یہ کہ ہر ایک ذی مقدرت صاحب ہماری جماعت
مین سے دائمی طور پر جبتک خدا تعالی چاہے اِن کے گذارہ کے لئے حسب استطاعت
اپنے کوئی چندہ مقرر کرین اور پھر جو کچھ مقرر ہو بلا توقف انکی خدمت مین بھیجدیا کرین۔
دُنیا چند روزہ مسافر خانہ ہے آخرت کے لئے نیک کامون کے ساتھ طیاری کرنی چاہیے
مبارک وہ شخص جو ذخیرہ آخرت کے اکٹھا کرنیکے لئے دن رات لگا ہوا

ہے اِس اشتہار کے پڑھنے پر جو صاحب چندہ کے لئے طیار ہون وہ اِس عاجز کو اطلاع دیدین۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

۲۶- مئی ۱۸۹۲ء

المشتہر خاکسار
غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

طبِّ رُوحانی

یہ کتاب حضرت حاجی مُنشی احمد جان صاحب مرحوم کی تالیفات مین سے ہے۔ حاجی صاحب موصوف نے اِس کتاب مین اُس علم مخفی سلب امراض اور توجہ کو بسوط طور پر بیان کیا ہے جسکو حال کے مشائخ اور پیرزادے اور سجادہ نشین پوشیدہ طور پر اپنے خاص خاص خلیفون کو سکھلایا کرتے تھے اور ایک عظیم الشان کرامت خیال کیجاتی تھی اور جسکی طلب مین اب بھی بعض مولوی صاحبان دور دور کا سفر اختیار کرتے ہین۔ اِسلئے محض للہ عام وخاص کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس کتاب کو منگوا کر ضرور ہی مطالع کرین کہ یہ بھی منجملہ ان علوم کے ہے جو انبیاء پر فائض ہوئے تھے بلکہ حضرت مسیح کے مُعجزات تو اِسی علم کے سرچشمہ مین سے تھے۔

کتاب کی قیمت ایک روپیہ ہے صاحبزادہ **افتخار احمد** صاحب جو لدھیانہ محلہ جدید مین رہتے ہین اُن کی خدمت مین خط وکتابت کرنیسے قیمتاً مل سکتی ہے



واضح ہو کہ اِن چند اوراق مین اُن بعض اولیا اور مجاذیب کی شہادتین درج ہین جنہون نے ایک زمانہ دراز اِس عاجز سے پہلے اس عاجز کی نسبت خبر دی ہے منجملہ اُن کے ایک مجذوب گلاب شاہ نام کی پیشگوئی ہے جو ہمارے اِس زمانہ سے تیس ۳۰ یا اکتیس برس پہلے اِس عالم گذران سے گذر چکا ہے اور اگرچہ یہ پیشگوئی ازالہ اوہام کے صفحہ ۷۰۰ مین مجمل طور پر شائع ہو چکی ہے لیکن ابکی دفعہ صاحب بیان کنندہ نے تمام جزئیات کو خوب یاد کر کے بہ تفصیل تمام اُس پیشگوئی کو بیان کیا ہے اور چاہا ہے کہ الگ طور پر وہ پیشگوئی ایک اشتہار مین شائع کر دیجائے۔

بیان کنندہ یعنے میان کریم بخش جسقدر اِس پیشگوئی کو نہایت یقین اور ایمانی جوش کے ساتھ بیان کرتا ہے اُسکو اگر کوئی طالب حق متوجہ ہو کر سُنے تو ممکن نہین کہ اُسکا ایک کامل اور عجیب اثر اُسکے دل پر پیدا نہ ہو۔ مینے میان کریم بخش کو آج ۵ مئی ۱۸۹۲ء مین دوبارہ لدہیانہ مین بلا کر اِس پیشگوئی کی اُس سے مکرر تفتیش کی اور کئی مجلسون مین اُسکو قسم دیکر پوچھا گیا کہ اِس بارہ مین جو یقینی طور پر راست راست بات ہے اور خوب یاد ہے وہی بات بیان کرے ایک ذرہ مشتبہ بات بیان نہ کرے اور یہ بھی کہا گیا کہ اگر ایک سر مو کوئی خلاف واقعہ بات

یا کوئی مشتبہ امر بیان کریگا جو ٹہیک یاد نہین رہا تو خدا تعالی کے سامنے اُس کا
جواب دینا پڑیگا - بلکہ سچائی کے امتحان کی غرض سے نہایت سختی سے اُس پیر مرد کو کہا گیا
کہ آپ اب اِس بات کو خوب سوچ لین اور سمجہہ لین کہ اگر آپ کے بیان مین ایک لفظ بہی
خلاف واقعہ ہوگا تو اُسکا بوجہہ آپ کی گردن پر ہوگا اور حشر کے دن مین وہ طوق لعنت گردن
مین پڑیگا جو مفتریون کی گردن مین پڑا کرتا ہے پہر بار بار کہا گیا کہ اے میان کریم بخش آپ
پیر مرد آدمی ہین اور جیسا کہ سُنا جاتا ہے تقوے اور صوم وصلواۃ کی پابندی سے آپ کا
زمانہ گذرا ہے اب اِس بات کو یاد رکہو کہ اگر یہ پیشگوئی میان گلاب شاہ کی جو اِس عاجز کی نسبت
آپ بیان کرتے ہین ایک مشتبہ امر ہے یا خلاف واقعہ ہے تو اُسکے بیان کرنے سے تمام
اعمال خیر سابقہ تمہارے ضایع اور برباد ہو جائینگے اور ناراض نہ ہونا یقیناً سمجہو کہ اِس افترا
کی سزا مین تم جہنم مین ڈالے جاؤگے - اگر یقینی طور پر یہ امر واقعی نہین تو میرے لئے
اپنے ایمان کو ضایع مت کرو مین نہ اِس جہان مین تمہارے کام آسکتا ہون نہ اُس جہان
مین جو مجرم بنکر خدا تعالی کے سامنے جائیگا اُسکے لئے وہ جہنم ہے جسمین وہ نہ مریگا اور نہ زندہ
رہیگا - بدبخت ہے وہ انسان جو افترا کرکے اپنے مالک کو ناراض کرے اور سخت بدنصیب ہے
وہ شخص کہ ایک مجرمانہ کام کرکے ساری عمر کی نیکیان برباد کردیوے اور یاد رکہو کہ اگر کوئی میرے
لئے کسی قسم کا خدا تعالی پر افترا کرے گا اور کوئی خواب یا کوئی الہام یا کشف میرے خوش
کرنیکے لئے مشہور کردیگا تو مین اُسکو کتون سے بدتر اور سؤرون سے ناپاک تر سمجہتا ہون
اور دونون جہانون مین اُس سے بیزار ہون کیونکہ اُس نے ایک ذلیل خلق کے لئے اپنے
عزیز مولا کو جہوٹہ بولکر ناراض کردیا اگر ہم بیباک اور کذاب ہو جائین اور خدا تعالی
کے سامنے افتراؤن سے نہ ڈرین تو ہزارہا درجے ہم سے کتے اور سؤر اچہے ہین سو اگر
گناہ کیا ہے تو توبہ کرو تا ہلاک نہ ہو جاؤ اور یقیناً سمجہو کہ خدا تعالی مفتری کو بے سزا نہین
چہوڑیگا اور اِس عاجز کا کاروبار کسی انسان کی شہادت پر موقوف نہین جنے مجہے

بھیجا ہے وہ میرے ساتھ ہے اور مین اُسکے ساتھ ہون میرے لئے وُہی پناہ کافی ہے
یقیناً وہ اپنے بندہ کو ضایع نہین کریگا اور اپنے فرستادہ کو برباد نہین کردیگا یہ وہ تمام
باتین ہین جو کئی دفعہ میان کریم بخش کو کئی مجلسون مین کہی گئین - لیکن اُس نے ان
سب باتون کو سنکر ایک درد سے بھرے ہوئے دل کے ساتہہ ایسا جواب دیا جس سے رونا آتا
تہا اور اُسکے لفظ لفظ سے معلوم ہوتا تہا کہ وہ خدا کے خوف سے بہر کر نہایت سچائی سے
بیان کر رہا ہے اور اُسکے بیان کرنیمین چشم پُرآب ہوکر ایک رقت کے ساتہہ تہا ایک ایسی
تاثیر تہی جس کے اثر سے بدن پر لرزہ آتا تہا پس اُس روز یقین قطعی سے سمجہا گیا کہ یہہ
پیشگوئی اِس شخص کے رگ و ریشہ مین اثر کر گئی ہے اور اُسکے ایمان کو اس سے اعلیٰ درجہ
کا فایدہ پہنچا ہے چنانچہ ہم ذیل مین اُسکا وہ اشتہار جو اس نے اللہ جلشانہ کی قسم کہا کر ایک
پُر درد بیان مین لکہا ہے درج کرینگے اسکے پڑہنے سے ناظرین جو باانصاف اور حقیقت
شناس ہین سمجہہ لینگے کہ کیسی اعلیٰ شان کی وہ شہادت ہے -

ماسوا اسکے ایک اور پیشگوئی ہے جو ایک مرد باخدا نعمت اللہ نام نے جو ہندوستان مین اپنی ولایت
اور اہل کشف ہونیکا شہرہ رکہتا ہے اپنے ایک قصیدہ مین لکہی ہے اور یہ بزرگ سات سو انچاس برس ہوئے کہ اس
زمانہ سے گذر چکے ہین اور اسیقدر مدت انکو اس قصیدہ کی تالیف مین بہی گذر گئی ہے جسمین یہ پیشگوئی درج ہے
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی جس زمانہ مین اِس کوشش مین ہے کہ کسیطرح انکے مرشد سید احمد صاحب مہدی
قرار دئے جائین اُس زمانہ مین اُنہون نے اُس قصیدہ کو حاصل کرکے بہت کچہہ سعی کی کہ
یہ پیشگوئی اُنکے حق مین ٹہر جائے یہان تک کہ اُنہون نے اپنی کتاب کے ساتہہ بہی اسکو
شایع کردیا لیکن اُس پیشگوئی مین وہ پتے اور نشان دئے گئے تہے کہ کسیطرح سید احمد صاحب
اُن علامات کے مصداق نہین ٹہر سکتے تہے - ہان یہ سچ ہے کہ اُس پیشگوئی کے مصداق کا
نام احمد لکہا ہے یعنی اُس آنیوالے کا نام احمد ہوگا اور نیز یہ بہی اشارہ پایا جاتا ہے کہ وہ
ملک ہند مین ہوگا اور نیز یہ بہی لکہا ہے کہ وہ تیرہوین صدی مین ظہور کریگا پس بفضل

سرسری خیال گذر سکتا ہے کہ سید احمد صاحب مین یہ تینون علامتین نہین لیکن ذرہ غور
کرنے سے معلوم ہوگا کہ اس پیشگوئی کو سید احمد صاحب موصوف سے کچھ بھی تعلق نہین کیونکہ
اول ان اشعار سے صاف پایا جاتا ہے کہ وہ مجدد موعود تیرہوین صدی کے اوایل مین
نہین ہوگا بلکہ تیرہوین صدی کے اخیر پر کئی واقعات اور حادثات اور فتن کے ظہور کے
بعد ظہور کریگا یعنی چودہوین صدی کے سر پر ہوگا مگر ظاہر ہے کہ سید احمد صاحب نے
تیرہوین صدی کے نصف تک بھی زمانہ نہین پایا پھر چودہوین صدی کا مجدد انکو کیونکر
ٹھہرایا جائے۔ اسوا اسکے سید موصوف نے یہ دعوے جو انکی نسبت بیان کیا جاتا ہے
اپنی زبان سے کہین نہین کیا اور کوئی بیان ان کا ایسا پیش نہین ہوسکتا جسمین یہ دعوے ہو
موجود ہو اور ان سب باتون سے بڑھکر یہ امر ہے کہ شیخ نعمت اللہ ولی نے ان اشعار مین
اس آنیوالے کی نسبت یہ بھی لکھا ہے کہ وہ مہدی اور عیسے بھی کہلائیگا حالانکہ صاف ظاہر
ہے کہ سید احمد صاحب نے کبھی عیسے ہونیکا دعوی نہین کیا۔ پھر انہین اشعار مین ایک یہ
بھی اشارہ کیا ہے کہ انکے بعد اسکے رنگ پر آنیوالا اسکا بیٹا ہوگا کہ اسکا یادگار رہیگا۔ اب
صاف ظاہر ہے کہ سید احمد صاحب نے ایسے کامل بیٹے کی نسبت کوئی پیشگوئی نہین کی اور
نہ کوئی انکا ایسا بیٹا ہوا کہ وہ عیسوی رنگ سے رنگین ہو۔ پھر انہین اشعار مین ایک یہ بھی اشارہ
ہے کہ وہ مبعوث ہونیکے وقت سے چالیس برس تک عمر پائیگا۔ مگر ظاہر ہے کہ سید احمد صاحب اپنے
ظہور کے وقت سے صرف چند سال زندہ رہکر اس دنیا فانی سے انتقال کر گئے۔ لیکن
براہین احمدیہ کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ یہ عاجز تجدید دین کے لئے اپنی عمر کے سن
چالیس مین مبعوث ہوا جسکو گیارہ برس کے قریب گذر گیا اور باعتبار اس پیشگوئی کے جو ازالہ اوہام
مین درج ہے یعنی کہ ثمانین حولا او قریبا من ذلک ایام بعثت چالیس برس ہوتے ہین واللہ اعلم۔
اور سید صاحب کے پھر دوبارہ آنیکی امید رکھنا اسی قسم کی امید ہے جو حضرت الیاس
اور مسیح کے آنے پر رکھی جاتی ہے اور نہایت سادہ اور بیخبر آدمی اپنے وقتون کو اس امید

پڑھا کرتے ہیں انکی صرف اس قدر حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ قدیم سے خداتعالیٰ کی سنت جاری ہے کہ بعض اوقات ایک کامل فوت شدہ کے دنیا میں دوبارہ آنیکی نسبت کسی اہل کشف کے ذریعہ خبر دیتا ہے اور اس سے مراد صرف یہ بات ہوتی ہے کہ اس شخص کی طبع اور سیرت پر کوئی شخص پیدا ہوگا چنانچہ بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے ملاکی نبی نے بھی یہ خبر دی تھی کہ الیاس نبی جو آسمان پر اٹھایا گیا ہے پھر دنیا میں آئیگا اور جبتک الیاس دوبارہ دنیا میں نہ آوے تب تک مسیح نہیں آسکتا۔ اس خبر کے ظاہر الفاظ پر یہود ظاہر پرست اس قدر جم گئے کہ انہوں نے حضرت مسیح کو انکے ظہور کے وقت قبول نہ کیا اور ہر چند حضرت مسیح نے انہیں کہا کہ الیاس سے مراد یوحنا زکریا کا بیٹا ہے جو یحییٰ بھی کہلاتا ہے لیکن انکی نظر تو آسمان پر تھی کہ وہ آسمان سے نازل ہوگا۔ پس اس ظاہر پرستی کی وجہ سے انہوں نے دو نبیوں کا انکار کر دیا یعنی عیسیٰ اور یحییٰ کا اور کہا کہ یہ دونوں سچے نبی نہیں ہیں اگر یہ سچے ہوتے تو ان سے پہلے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کتابوں میں خبر دی تھی الیاس نبی آسمان سے نازل ہوتا سو یہودی لوگ ابتک آسمان کیطرف دیکھ رہے ہیں کہ کب الیاس نبی اس سے اترتا ہے اور ان بدنصیبوں کو خبر نہیں کہ الیاس نبی تو آسمان سے اتر چکا اور مسیح بھی آچکا۔ افسوس کہ خشک ظاہر پرستی نے کس قدر دنیا کو نقصان پہنچائے ہیں پھر بھی دنیا نہیں سمجھتی۔

ایک صحیح حدیث میں ہے کہ اے مسلمانوں تم آخری زمانہ میں بکلی یہودیوں کے قدم بقدم ہر ایک بات میں چلوگے یہاں تک کہ اگر کسی یہودی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہوگا تو تم بھی کروگے یہ حدیث اور الیاس نبی کا قصہ مسیح موعود کے قصہ کے ساتھ جس پر آج طوفان برپا ہو رہا ہے ملاکر پڑھو اور غور کرو اور ذرہ عقل سے کام لیکر سوچو کہ الیاس نبی کے دوبارہ آنیکا خیال جو یہودیوں کے اہلسنت والجماعت میں بالاتفاق قائم ہو چکا تھا آخر وہ حضرت عیسیٰ کی عدالت سے کیونکر فیصلہ ہو کر پاش پاش ہوگیا کہاں گیا ان کا اجماع سوچکر دیکھو کہ آیا سچ سچ الیاس نبی آسمان سے اتر آیا یا الیاس سے یحییٰ بن زکریا مراد لیا گیا

خداتعالیٰ قرآن کریم مین بار بار فرماتا ہے کہ تم اے مسلمانون اُن ٹھوکرون سے بچو جو یہودی
لوگ کہا چکے ہین اور اُن خیالات سے پرہیز کرو جنپر جمنے سے یہودی لوگ کُتّے اور سور
بنائے گئے دانا وہ ہے جو دوسرے کے حال سے نصیحت پکڑے اور جس جگہ دوسرے کا پیر
پہسل چکا ہے اُس جگہ قدم رکھنے سے ڈرے افسوس کہ آپ لوگ اپنے لئے اور اپنی قوم کے
لئے وہی غار بنا رہے ہین جو یہودیون نے کہودی تہین - ذرہ تکلیف اُٹھائین اور یہود کے
عُلماء کے پاس جائین اور پوچھین کہ یہود نے حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ کو قبول کیون نکیا
تو یہی جواب پائینگے کہ سچے مسیح کے آنیکی آسمانی کتابون اور بنی اسرائیل کی احادیث مین
یہی نشانی لکھی ہے کہ اُس سے پہلے ایلیا آسمان سے اُتریگا اور نیز مسیح بادشاہ اور صاحب لشکر ہوگا
سو چونکہ ایلیا نبی آسمان سے نہین اُترا اور نہ ابن مریم کو ظاہری بادشاہی ملی لہٰذا مریم کا بیٹا سچا مسیح نہین ہے -

اب آپ لوگ سوچین اور خوب سوچین کہ یہ قصہ ایلیا کا مسیح موعود کے قصہ سے کسقدر ہمشکل
ہے اور اسبات کو سمجھ لین کہ گو مسیح کے پہلے کئی نبی ہوئے مگر کسینے یہ ظاہر نکیا کہ ایلیا سے
مراد کوئی دوسرا شخص ہے مسیح کے ظہور کے وقت تک یہود کے تمام فقیہون اور مولویون کا
اسی پر اتفاق رہا کہ ایلیا نبی پہر دنیا مین آئیگا اور تعجب یہ کہ اُن کے ملہمون کو بھی یہ الہام
نہ ہوا کہ یہ عقیدہ سراسر غلط ہے اور آسمانی کتاب کے ظاہر لفظ بھی یہی بتلاتے رہے کہ ایلیا
نبی دوبارہ دُنیا مین آئیگا لیکن آخر کار حضرت مسیح پر خداتعالیٰ نے یہ اسرار بستہ کہولدیا کہ ایلیا نبی
دوبارہ نہین آئیگا بلکہ اُسکے آنیسے مراد اُسکے ہم صفت کا آنا ہے جو یحییٰ نبی ہے اصل بات
یہ ہے کہ پیشگوئیون مین بہت سے اسرار ہوتے ہین کہ جو اپنے وقت پر کہلتے ہین اور بغیر پہونچنے
وقت کے بڑے بڑے عارف بھی اُنکی اصل حقیقت سے بیخبر رہتے ہین - سچ کہا ہے کسینے کہ
ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مقامی دارد - وکم من علم ترک الاولون للاخرین اسیطرح یہ بات قرین قیاس ہے کہ سید احمد صاحب
یا اُنکے کسی صالح مرید کو یہ الہام ہوا ہو کہ احمد پہر دنیا مین آئیگا اور اُنہون نے اِسکے یہی معنی سمجھے
ہون کہ یہی سید احمد صاحب کچھ مدت دنیا سے محجوب رہکر پہر دنیا مین آجائینگے اِس

قسم کے دہوکھون کے نمونے دوسری قومون مین بہی پائی جاتے ہین لوگ عادت اللہ کی طرف خیال نہین کرتے اور وہ معنے جو مسنون اللہ اور قرین قیاس ہین ترک کرکے ایک بیہودہ اور بے اصل معنے قبول کر لیتے ہین سو سید احمد صاحب کا دوبارہ آنا جو ہمارے اکثر موحد بہائی بڑے ذوق و شوق سے انتظار کر رہے ہین - درحقیقت اِسی قسم کے خیالات مین سے ہی اسے حضرات احمد آنیوالا آگیا اب تم ہی سمجھ لو کہ سید احمد آگیا کیونکہ مومن کنفس واحدۃ ہوتے ہین - دللہ در القایل

انبیاء و اولیا جلوہ دہند ہر زمان آیند در رنگے دگر

ہائے افسوس لوگ اِس بات سے کیسے بیخبر ہین کہ ہر ایک فرد بشر کو موت لگی ہوئی ہے اور دوبارہ آنا کسی فوت شدہ کا یعنی حقیقی طور پر خدا تعالی ہرگز تجویز نہین کرتا اور کوئی صالح آدمی دو موتون اور دو جان کندنون سے ہرگز معذب نہین ہوسکتا - اِس بیہودہ خیال کہ مسیح ابن مریم زندہ آسمان پر بیٹھا ہے بڑے بڑے فتنے دنیا مین پڑ گئے ہین در اصل عیسائیون کے پاس مسیح کو خدا ٹھہرانیکی یہی بُنیاد ہے اور اسکو زندہ ماننے سے رفتہ رفتہ اُن کا خیال ہوگیا کہ اب باپ کچھ نہین کرتا سب کچھ اُسنے اپنے بیٹے کو جو زندہ موجود ہے سپرد کر رکہا ہے - غرض یہی اول دلیل مسیح کے خدا ہونیکی عیسائیون کے پاس ہے - جسکی ہمارے علماء تائید کر رہے ہین مگر حق بات یہی ہے کہ وُہ فوت ہوگئے قرآن کریم اُنکے فوت پر انہین لفظون سے شاہد ہے جو دوسری موتے کیلئے استعمال کئے گئے ہین بخاری مین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی موت کی تصدیق کرتے ہین ابن عباس جیسے جلیل الشان صحابی اِس آیت توفّی عیسیٰ کی یہی موت ہی معنے بیان کرتے ہین - اور طبرانی اور حاکم حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہین کہ عیسیٰ ایک سو بیس برس تک زندہ رہا اِسی حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ عیسے سے میری عمر آدہی ہے - اب ظاہر ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ فوت نہین ہوئے تو غالباً ہمارے نبی

صلے اللہ علیہ وسلم بھی ابتک زندہ ہی ہون گے۔

ایک اور نکتہ ہے جو کلام الہی پر غور کرنیسے معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہیکہ جب انسان خداتعالی کے جذبات سے ہدایت پاکر دین حق اور حقانیت کی طرف ترقی کرتا ہے اور نفس اور نفسانی امور کو چھوڑتا جاتا ہے تو آخر انتہائی نقطہ اسکے تصفیہ نفس کا یہ ہوتا ہے کہ وہ بکلی ظلمت نفس اور جذبات نفسانیہ سے باہر آکر اور جسم کو جو تخت گاہ نفس ہے ادناس جسمانیہ سے دھوکر ایک مصفا قطرہ کی طرح ہو جاتا ہے اس وقت وہ خداتعالی کی نظر مین فقط ایک روح مجرد ہوتا ہے جو گدازش نفس کے بعد باقی رہجاتا ہے اور اطاعت کاملہ مولی مین ملائکہ سے ایک مشابہت پیدا کر لیتا ہے تب اس مقام پر پہنچکر عند اللہ اسکا حق ہوتا ہے جو اسکو روح اللہ اور کلمۃ اللہ کہا جاتا ہے یہی معنی ایک حدیث سے بھی نکلتے ہین جو ابن ماجہ اور حاکم اپنی کتابون مین لائے ہین کہ لا مہدی الا عیسے یعنی مہدی کے کامل مرتبہ پر وہی پہنچتا ہے جو اول عیسے بنجائے یعنی جب انسان تبتل الی اللہ مین ایسا کمال حاصل کرے جو فقط روح رہ جائے تب وہ خداتعالی کے نزدیک روح اللہ ہو جاتا ہے اور آسمان مین اس کا نام عیسے رکھا جاتا ہے اور خداتعالی کے ہاتھ سے ایک روحانی پیدایش اسکو ملتی ہے جو کسی جسمانی باپ کے ذریعہ سے نہین بلکہ خداتعالی کے فضل کا سایہ اسکو وہ پیدایش عنایت کرتا ہے۔ پس روح حقیقت ترکیہ اور فنافی اللہ کا کمال یہی ہے کہ ظلمات جسمانیہ سے اس قدر تجرد حاصل کرے کہ فقط روح باقی رہجاوے یہی مرتبہ عیسویت ہے جسکو خداتعالی چاہتا ہے کامل طور پر عطا کرتا ہے۔ اور مرتبہ کاملہ دجالیت یہ ہے کہ بسبب مضمون اخلد الی الارض نفسانی نشیبون کیطرف زیادہ سے زیادہ جھکتا جائے یہانتک کہ گہری تاریکیون کے غارون مین پڑکر تاریکی مجسم ہو جائے اور بالطبع ظلمت کا دوست اور روشنی کا دشمن ہو جائے عیسوی حقیقت کے مقابل پر دجالیت کی حقیقت کا ہونا ایک امر لازمی ہے کیونکہ ضد ضد سے شناخت کیجاتی ہے ہماری نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین یہ دونون حقیقتین شروع ہین ابن صیاد کا آپنے دجال نام رکھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کہا کہ تجھ مین

عیسےٰ کی مشابہت پائی جاتی ہے سو عیسےٰ اور دجال کا تخم اسی وقت سے شروع ہوا اور ہر دور زمانہ کے ساتھ جیسی جیسی ظلمت فتنہ کی دجالیت کے رنگ مین کچھہ زیادہ آتی گئی ویسی ویسی عیسویت کی حقیقت والے بہی اسکے مقابل پر پیدا ہوتے گئے یہان تک کہ آخری زمانہ مین بباعث پہیل جانے فسق اور فجور اور کفر اور ضلالت اور بوجہ پیدا ہوجانے ان تمام بدیون کے جو کبہی پہلے اس زور اور کثرت سے پیدا نہین ہوئی تہین بلکہ نبی کریم نے آخری زمانہ مین ہی انکا پہیلنا بطور پیشگوئی بیان فرمایا تہا دجالیت کاملہ ظاہر ہوگئی ہیں اسکی مقابل پر ضرور تہا کہ عیسویت کاملہ بہی ظاہر ہوتی یاد رہے کہ نبی کریم نے جن بدباتون کے پہیلنے کی آخری زمانہ مین خبر دی ہے اسی مجموعہ کا نام دجالیت ہے جسکی تارین یا یون کہو کہ جسکی شاخین صدہا قسم کی آنحضرت نے بیان فرمائی ہین چنانچہ انہین سے وہ مولوی بہی دجالیت کے درخت کی شاخین ہین جنہون نے لکیر کو اختیار کیا اور قرآن کو چہوڑ دیا۔ قرآن کریم کو پڑہتے تو ہین مگر انکے حلقون کے نیچے نہین اترتا۔ غرض دجالیت اس زمانہ مین عنکبوت کیطرح بہت سی تارین پہیلا رہی ہے کافر اپنے کفر سے اور منافق اپنی نفاق سے اور میخوار میخواری سے اور مولوی اپنے شیوۂ گفتن و نہ کردن اور سیہ دلی سے دجالیت کی تارین بن رہے ہین ان تارون کو اب کوئی کاٹ نہین سکتا بجز اس حربہ کے جو آسمان سے اترے اور کوئی اس حربہ کو چلا نہین سکتا بجز اس عیسی کے جو اسی آسمان سے نازل ہو سو عیسےٰ نازل ہوگیا وکان وعد اللہ مفعولاً۔

اب ہم ذیل مین ان پیشگوئیون کو لکہتے ہین جنکی لکہنے کا وعدہ تہا لیکن ہم بوجہ تقدم زمانہ مناسب سمجہتے ہین کہ پہلے نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے لکہی جائے پہر بعد اسکی میان گلاب شاہ کی پیشگوئی جیسا کہ میان کریم بخش نے لکہائی ہے درج کیا جائے باللہ التوفیق واضح ہو کہ نعمت اللہ ولی ہنی والے دہلی کے نواح کے اور ہندوستان کے اولیاء کاملین مین سے مشہور ہین۔ ان کا زمانہ پانسو ساٹھہ ۵۶۰ ہجری انکے دیوان کے حوالہ سے بتلایا گیا ہے اور جس کتاب مین انکی یہہ پیشگوئی لکہی ہے اسکے طبع کا سن بہی ۲۵ محرم الحرام ۱۲۶۸ھ ہے اس حساب سے

اکتالیس برس ان ابیات کے چھپنے پر بھی گذر گئے اور یہ ابیات رسالہ اربعین
فی احوال المہدیین کے ساتھ شامل ہین جو مطبوعہ تاریخ مذکورہ بالا ہی اور جیسا کہ
ہم پہلے ہی لکھ آئے ہین - اِن بیتون کو رسالہ اربعین سے شامل کرنا ہی غرض سے
ہے کہ تا کسیطرح سید احمد صاحب کا منجملہ مہدیون کے ایک مہدی ہونا ثابت کیا جا
اگرچہ اسمین کچھ شک نہین کہ احادیث مین جہان جہان مہدی کے نام سے کسی
آنیوالے کی نسبت پیشگوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ہے اسکے سمجھنے مین لوگون
نے بڑی بڑی دہوکے کہائے ہین اور غلط فہمی کیوجہ سے عام طور پر یہی سمجھا گیا ہے کہ ہر ایک
مہدی کے لفظ سے مراد **محمد بن عبد اللہ** ہے جسکی نسبت بعض احادیث
پائی جاتی ہین لیکن نظر غور سے معلوم ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی مہدیون کی
خبر دیتے ہین منجملہ اُنکے وہ مہدی بھی ہے جسکا نام حدیث مین **سلطان مشرق**
رکھا گیا ہے جسکا ظہور ممالک مشرقیہ ہندوستان وغیرہ سے اور اصل وطن فارس
سے ہونا ضرور ہے درحقیقت اُسی کی تعریف مین یہ حدیث ہے کہ اگر ایمان **ثریا سے
معلق** یا ثریا پر ہوتا تب بھی وہ مرد وہین سے اسکو لے لیتا اور ایک یہ نشانی بھی
لکھی ہے کہ **وہ کھیتی کرنیوالا ہوگا** غرض یہ بات بالکل ثابت شدہ اور یقینی ہے کہ
صحاح ستہ مین کئی مہدیون کا ذکر ہے اور انہین سے ایک وہ بھی ہے جسکا ممالک مشرقیہ
سے ظہور لکھا ہے مگر بعض لوگون نے روایات کے اختلاط کی وجہ سے دہوکا کہایا ہے
لیکن بڑی توجہ دلانے والی یہہ بات ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہدی
کے ظہور کا زمانہ وہی زمانہ قرار دیا ہے جسمین ہم ہین اور چودہوین صدی کا [illegible] قرار دیا
ہے جیسا کہ ہم آیندہ انشاء اللہ بیان کرینگے بہرحال اگرچہ یہ ضرور ثابت ہوتا ہے
کہ چودہوین صدی کے سر پر ملک ہند مین **ایک عظیم الشان مجدد** پیدا ہونے
والا ہے لیکن یہ سراسر تحکم ہے کہ سید احمد صاحب کو اُسکا مصداق ٹھہرایا جائے کیونکہ

جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہین سید صاحب نے چودہوین صدی کا زمانہ نہین پایا۔ اب چند اشعار نعمت اللہ ولی کے جو مہدی ہند کے متعلق ہین معہ شرح ذیل مین لکھی جاتی ہین

ابیات

قدرتِ کردگار می بینم — حالتِ روزگار می بینم

از نجوم این سخن نمیگویم — بلکه از کردگار می بینم

یعنی جو کچھ مین ان ابیات مین لکھونگا وہ منجمانہ خبر نہین بلکہ الہامی طور پر مجھکو خدا تعالی کیطرف سے معلوم ہوا ہے۔

۱۲۰۰

غین و رے سال چون گذشت از سال — بوالعجب کاروبار می بینم

یعنی بارہ سو سال کے گذرتے ہی عجیب عجیب کام مجھکو نظر آتے ہین مطلب یہ کہ تیرہوین صدی کے شروع ہوتے ہی ایک انقلاب دنیا مین آئیگا اور تعجب انگیز باتین ظہور مین آئینگی۔ اور ہجرت کے بارہ سو سال گزرنے کے ساتھ ہی مین دیکھتا ہون کہ بوالعجب کام ظاہر ہونے شروع ہو جائینگے۔

گرد آئینۂ ضمیر جہان — گرد و زنگ و غبار می بینم

یعنی تیرہوین صدی مین دنیا سے صلاح و تقوے اٹھ جائیگی فتنون کی گرد اٹھے گی گناہون کا زنگ ترقی کریگا اور کینون کے غبار ہر طرف پھیلین گے یعنی عام عداوتین پھیل جائین گی تفرقہ اور عناد بڑھ جائیگا اور محبت اور ہمدردی اٹھ جائیگی مگر ان باتون کو دیکھکر غم نہین کرنا چاہیے۔

ظلمتِ ظلم ظالمانِ دیار | بیحد و بے شمار می بینم

یعنی ملکون مین ظلم کا اندہیرا انتہا کو پہنچ جائے گا حاکم رعیت پر اور ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ پر اور شریک شریک پر ظلم کریگا اور ایسے لوگ کم ہونگے جو عدل پر قایم رہین۔

جنگ و آشوب و فتنہ و بیداد | درمیان و کنار می بینم

یعنی ہندوستان کے درمیان مین اور اسکے کنارون مین بڑے بڑے فتنے اٹھینگے اور جنگ ہوگا اور ظلم ہوگا۔

بندہ را خواجہ وش ہمے یابم | خواجہ را بندہ وار می بینم

یعنی ایسے انقلاب ظہور مین آئینگے کہ خواجہ بندہ اور بندہ خواجہ ہوجائیگا یعنی امیر سے فقیر اور فقیر سے امیر بنجائے گا۔

سکۂ نو زنند بر رخِ زر | درہمش کم عیار می بینم

یعنی ہندوستان کی پہلی بادشاہی جاتی رہیگی اور نیا سکّہ چلیگا جو کم عیار ہوگا اور یہ سب کچھ تیرہوین صدی مین سلسلہ وار ظہور مین آجائے گا۔

بعض اشجار بوستان جہان | بے بہار و ثمار می بینم

یعنی قحط پڑینگے اور باغات کو پھل نہین لگین گے۔

غم مخور زانکہ من درین تشویش | خرمی وصل یار مے بینم

یعنی اِس تشویش اور فتنہ کے زمانہ مین جو تیرہوین صدی کا زمانہ ہے غم نہین کرنا چاہئے کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ وصل یار کی خوشی بھی اِن فتنون کے ساتھ اور اُنکے درمیان سے ہے مطلب یہ کہ جب تیرہوین صدی کے یہ تمام فتنے کمال کو پہنچ جائینگے تو وصل یار کی خوشی اخیر صدی مین ظاہر ہوگی یعنے خدا تعالی رحمت کے ساتھ توجہ کریگا۔

چون زمستان بی چمن بگذشت	شمس خوش بہار مے بینم

یعنی جبکہ زمستان بے چمن مراد یہ ہے کہ جب تیرہوین صدی کا موسم خزان گذر جائیگا تو چودھوین صدی کے سر پر آفتاب بہار نکلیگا یعنی مجدّد وقت ظہور کریگا +

دور او چون شود تمام بکام	پسرش یادگار مے بینم

یعنی جب اُسکا زمانہ کامیابی کے ساتھ گذر جائیگا تو اُسکے نمونہ پر اُس کا لڑکا یادگار رہجائیگا یعنی مقدّر یون ہے کہ خدا تعالی اِسکو ایک لڑکا پارسا دیگا جو اُسیکے نمونہ پر ہوگا اور اُسی کے رنگ سے رنگین ہو جائیگا اور وہ اُسکے بعد اُس کا یادگار ہوگا۔ یہ درحقیقت اِس عاجز کی اُس پیشگوئی کے مطابق ہے جو ایک لڑکے کے بارے مین کیگئی ہے۔

بندگانِ جناب حضرت او	سر بسر تاج دار مے بینم

یعنی یہ بھی مقدر ہے کہ بالآخر اُمراء اور ملوک اُسکے معتقد خاص ہو جائینگے اور اُسکی نسبت ارادت پیدا کرنا بعضون کے لئے دنیوی اقبال اور تاجداری کا موجب ہوگا۔ یہ اُس پیشگوئی کے مطابق ہے جو اِس عاجز کو خدا تعالی کیطرف سے ملی کیونکہ خدا تعالی نے اِس عاجز کو مخاطب کرکے کہا کہ مین تجھہ پر اسقدر فضل کرونگا کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈینگے اور ایک جگہ فرمایا کہ تیرے دوستون اور محبّون پر بھی احسان کیا جائیگا۔

گلشنِ شرع را ہمے بویم	گلِ دین را ببار مے بینیم

یعنی اُس سے شریعت تازہ ہو جائیگی اور دین کے شگوفون کو پھل لگین گے۔ یہ اُس الہام کے مطابق ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۸ مین درج ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ ہر یک دین پر بذریعہ اِس عاجز کے دین اسلام غالب کیا جائیگا اور پھر صفحہ ۴۹۱ براہین مین یہ الہام ہے کہ خدا تجکو ترک نہین کریگا جبتک کہ خبیث اور پاک مین فرق کرکے دکھلادے

تا چہل سال اے برادرِ من	دورِ آن شہسوار مے بینیم

یعنی اُس روز سے جو وہ امام ملہم ہو کر اپنے تئین ظاہر کریگا چالیس برس تک زندگی کریگا۔ اب واضح رہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسوین برس مین دعوت حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسی برس تک یا اُسکے قریب تیری عمر ہے سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے جنمین سے دس برس کامل گذر بھی گئے دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۸ واللہ علی کل شیءٍ قدیر اگرچہ ابتک حضرت نوح کی طرح دعوت حق کے آثار نمایان نہین لیکن اپنے وقت پر تمام باتین پوری ہونگی

عاصیان از امامِ معصوم	خجل و شرمسار مے بینیم

اِس بیت مین اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ اُس امام کی جو چودھوین صدی کے سر پر آئیگا مخالف اور نافرمان بھی ہونگے جنکے لئے آخر خجالت اور شرمساری مقدر ہے اُنکی طرف اس الہام مین اشارہ ہے جو فیصلہ آسمانی مین چھپ چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ مین فتاح ہون تجھے فتح دونگا ایک عجیب مدد تو دیکھے گا اور سجدہ گاہون مین گرینگے یعنے مخالف لوگ یہ کہتے ہوئے کہ خدایا ہمین بخش کہ ہم خطاوار تھے

ید بیضا کہ با او تابندہ	باز با ذوالفقار مے بینم

یعنی اُس کا وہ روشن ہاتھہ جو اتمام کے حجت کی رو سے تلوار کی طرح چمکتا ہے پہر مین اُسکو ذوالفقار کے ساتھہ دیکھتا ہون یعنے ایک زمانہ ذوالفقار کا تو وہ گذر گیا کہ جب ذو الفقار علی کرم اللہ وجہ کے ہاتھہ مین تہی مگر خدا تعالی پہر ذوالفقار اُس امام کو دیدیگا۔ اس طرح پر کہ اُسکا چمکنے والا ہاتہہ وہ کام کریگا جو پہلے زمانہ مین ذوالفقار کرتی تھی سو وہ ہاتھہ ایسا ہوگا کہ گویا وہ ذوالفقار علی کرم اللہ وجہ ہے جو پہر ظاہر ہوگئی ہے یہ اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ وہ امام **سلطان القلم** ہوگا اور اُسکی قلم ذوالفقار کا کام دیگی یہ پیشگوئی بعینہ اِس عاجز کے اُس الہام کا ترجمہ ہے جو اسوقت سے دس برس پہلے براہین احمدیہ مین چہپ چکا ہے اور وہ یہ ہے **کتاب الولی ذوالفقار علی**۔ یعنی کتاب اِس ولی کی ذوالفقار علی کی ہے یہ اِس عاجز کی طرف اشارہ ہے۔ اِسی بناء پر بارہا اِس عاجز کا نام مکاشفات مین **غازی** رکہا گیا ہے چنانچہ براہین احمدیہ کے بعض دیگر مقامات مین اِسی کی طرف اشارہ ہے۔

غازی دوست دار دشمن کش	ہمدم و یار غار می بینم

وہ خدا تعالی کیطرف سے ایک غازی ہے دوستون کو بچانے والا اور دشمنون کو نابود کرنے والا

صورت و سیرتش چو پیغمبر	علم و حلمش شعار می بینم

یعنی ظاہر و باطن اپنا نبی کی مانند رکہتا ہے اور شان نبوت اُسمین نمایان ہے اور علم اور حلم اُسکا شعار ہے مراد یہ کہ بباعث پیروی اتباع نبی کریم کے گویا وہی صورت اور وہی سیرت اسکو حاصل ہوگئی ہے یہ اُس الہام کے مطابق ہے جو اِس عاجز کے بارے مین براہین مین چہپ

چھپ چکا ہے اور وہ یہ ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء یعنے فرستادہ خدا در حلہ ہائے انبیاء۔

زینتِ شرع و رونق اسلام	محکم و استوار می بینم

یعنی اُسکے آنیسے شرع آرائش پکڑ جائیگی اور اسلام رونق پر آجائیگا اور دین متین محمدی محکم اور استوار ہو جائے گا۔ یہ اُس الہام کے مطابق ہے جو اس عاجز کی نسبت اس وقت سے دس برس پہلے براہین میں چھپ چکا اور وہ یہ ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد۔ اور نیز یہ الہام ھُوَالَّذِیۡ ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلّہ دیکھو صفحہ ۲۳۹ براہین احمدیہ حاشیہ۔

اح م و دال مے خوانم	نام آن نامدار مے بینم

یعنے کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا ہے کہ نام اُس امام کا احمد ہوگا

دین و دنیا از وشود معمور	خلق زو بختیار می بینم

یعنے اُسکے آنیسے اسلام کے دن پھرینگے اور دین کو ترقی ہوگی اور دُنیا کو بھی اسبابِ کیطرف اشارہ ہے کہ جو لوگ اُسکے ساتھ بدل وجان ہو جائینگے خدا تعالے اُنکے گناہ بخش دیگا اور دین میں استقامت عطا کریگا اور وہی اسلام کی دنیوی ترقی کا بھی پودہ ٹھہرینگے کہ خدا اُنکو نشو و نما دیگا اور اُن میں اور اُنکی ذریت میں برکت رکھے گا یہان تک کہ دنیا میں بھی وہ ایک باقبال قوم ہو جائیگی اسکی مطابق براہین احمدیہ میں یہ الہام درج ہے وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ اور یہ جو اشارہ کیا کہ اُسکے آنیسے اسلام کی دینی و دنیوی حالت صلاحیت پر آجائیگی اسکی اصل حقیقت یہ ہے کہ جو خدا تعالی کیطرف سے آتا ہے وہ اسلام کے لیئے رحمت ہو کر آتا ہے اور اُسی کے ساتھ جلد

یا دیر سے رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے مگر اوایل مین قحط اور وبا وغیرہ کی تنبیہین بھی اُترا کرتی ہین اور اہل کشف انجام کا حال بیان کرتے ہین نہ ابتدائی واقعات کا

بادشاہِ تمام ہفت اقلیم	شاہِ عالی تبار می بینم

یعنے مجھہ کو کشفی نظر مین وہ ایک شاہ عالی خاندان ہفت اقلیم کا بادشاہ نظر آتا ہے — یہ مطابق اُس پیشگوئی کے ہے جو ازالہ اوہام مین درج ہو چکی ہے اور وہ یہ ہے حکم اللہ الرحمان لخلیفۃ اللہ السلطان سیوتی لہ الملک العظیم الخ یہ اِس عاجز کی نسبت الہام ہے جس کے یہ معنے ہین کہ خلیفۃ اللہ بادشاہ جسکو ایک ملک عظیم دیا جائیگا اور جسپر زمین کے خزانے کہولے جاوینگے — اس بادشاہی سے مراد اِس دُنیا کی ظاہری بادشاہی نہین بلکہ روحانی بادشاہی ہے[۱۵] —

مہدیِ وقت و عیسیٔ دوران	ہر دو را شہسوار می بینم

یعنی وہ مہدی بھی ہوگا اور عیسے بھی دونون صفات کا حامل ہوگا اور دونون صفات سے اپنے تئین ظاہر کریگا یہ آخری بیت عجیب تصریح پر مشتمل ہے جس سے صاف طور پر سمجھا جاتا ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کیطرف سے حکم پاکر عیسے ہونیکا بھی دعوے کریگا اور ظاہر ہے کہ یہ دعوے تیرہ سو برس سے (۱۳۰۰) آج تک کسی نے بجز اِس عاجز کے نہین کیا کہ عیسےٰ موعود مین ہون —
یہ چند اشعار ہین جو ہمنے نعمت اللہ ولی کے قصیدہ سے جو طول طویل ہے برعایت اختصار لکھے ہین ہر ایک کو چاہیے جو اپنی تسلی کے لئے اصل ابیات کو دیکھ لے

والسلام علی من اتبع الہدےٰ

[۱۵] حضرت عیسیٰ کی نسبت بھی پہلی کتابون مین یہ پیشگوئی تھی کہ وہ بادشاہ ہوگا اور اسکے ساتھ لشکر ہوگا مگر آخر مسیح غریبون اور مسکینون کے لباس مین ظاہر ہوا اور یہودی بوجہ نہ پائے جانے ظاہری نشانون کے منکر ہوگئے ۱۲

ہماری مقتدا سید ا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

پیشگوئی

جاننا چاہئے کہ اگرچہ عام طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے یہ حدیث صحیح ثابت ہو چکی ہے کہ خدا تعالیٰ اِس امت کے اصلاح کے لئے ہر ایک صدی پر ایسا مجدد مبعوث کرتا رہیگا جو اُسکے دین کو نیا کریگا لیکن چودھوین کے لئے یعنی اِس بشارت کے بارہ مین جو ایک عظیم الشان مہدی چودھوین صدی کے سر پر ظاہر ہوگا اِس قدر اشارات نبویہ پائے جاتے ہین جو ان سے کوئی طالب منکر نہین ہو سکتا تاں اِسکے ساتھہ یہ بھی لکھا ہے کہ جب وہ ظہور کریگا تو علما اُسکے کفر کا فتوے دینگے اور نزدیک ہے کہ اُسکو قتل کردیں چنانچہ مولوی صدیق حسن صاحب بھی حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۶۳ اور صفحہ ۳۸۲ مین اسبات کا اقرار کرتے ہین کہ علماء وقت کہ جو خوگر تقلید فقہاء و مشایخ ہین اُس مہدی کی تعلیم کو سنکر یون کہین گے کہ یہ تو دین اسلام کی بیخکنی کر رہا ہے اور اُسکی مخالفت کے لئے اٹھین گے اور اپنی قدیمی عادت کے موافق اُسکی تکفیر اور تضلیل کرینگے یعنی کافر اور ضال اور دجال اور گمراہ اُسکا نام رکھین گے مگر تلوار کی ہیبت سے ڈرینگے اور مولویون سے زیادہ تر دشمن اُسکا کوئی نہین ہوگا کیونکہ اُسکے ظہور سے اُنکی وجاہتون اور ریاستون مین فرق آجائیگا اور اگر تلوار نہ ہوتی تو اُسکے حقمین قتل کا فتوے دیتے اور اگر اُسکو قبول بھی کرینگے تو دل مین اُسکا کینہ رکھین گے اُسکی پیروی جس قدر عام لوگ کرینگے خاص نہین کرینگے۔ عارف لوگ جو اہل شہود و کشف ہین اُسکے سلسلہ بیعت مین داخل ہو جائینگے۔

اِس بیان مین صدیق حسن صاحب نے تلوار کے معنے اُلٹے سمجھے ہین بلکہ مطلب

یہ ہے کہ اگر گورنمنٹ کی تلوار سے خوف نہ ہوتا تو اسکو قتل کر ڈالتے تلوار کو مہدی کیطرف منسوب
کرنا حدیث کے اصل منشاء میں تحریف ہے اگر اس مہدی کے ہاتھ میں تلوار ہوتی تو پھر کیونکر یہ دل علما
جیفہ خوار دنیا کے اسکو ملعون اور کافر اور دجال کہہ سکتے کافروں کی تو سو سو خوشامد کر کے اپنا
دین برباد کر لیں تو پھر یہ نامرد گروہ تلوار کی چمک دیکھکر ایک مومن کو کیونکر کافر اور دجال کہہ سکیں اور نیز اسجگہ
صدیق حسن صاحب اپنی طرف سے یہ زیادت لگا گئے ہیں کہ اس امام موعود کے منکر اور مکفر
حنفی وغیرہ مقلدین ہونگے ہم لوگ نہیں ہونگے حالانکہ یہی موحدین اول المکفرین ہیں
اور مقلدین انکے اتباع سے ہیں اور صدیق حسن صاحب کی یہ بڑی غلط فہمی ہے کہ اس امام
موعود سے محمد بن عبداللہ مہدی مراد ہیں کیونکہ وہ تو بقول انکے خونی مہدی صاحب سیف
وسنان ہیں اور ماسوا اسکے انکے لئے بقول ان علماء کے آسمان سے آواز آئیگی اور بڑے بڑے
خوارق اس سے ظہور میں آئیں گے اور حضرت مسیح آسمان سے اتر کر اسکے پیروؤں اور تابعین
میں داخل ہونگے اور مکفرین کی سزا کے لئے ان کے پاس تلوار ہوگی - پھر مولویوں کی خواہ
وہ موحد ہوں یا مقلد کیا مجال ہے کہ انکو ضال اور بے ایمان اور کافر اور دجال کہہ سکیں
یہ پیشگوئی تو اس غریب مہدی کیلئے ہے جسکی بادشاہی اس دنیا کی بادشاہی نہیں اور جسکو تلواروں
سے کچھ غرض نہیں - خونی مہدی جبکہ ادنی ادنی بدعتوں پر بقول صدیق حسن خان صاحب
کے لوگوں کو قتل کر دیگا تو پھر مولوی اسکو کافر اور دجال اور بے ایمان کہکر اور اسکے کفر کی
نسبت فتوے لکھکر کیونکر اسکے ہاتھ سے بچیں گے اور کہاں مولویوں کا حوصلہ ہے
کہ ایک زبردست بادشاہ کو جسکی تلوار سے خون ٹپکے کافر اور دجال کہہ سکیں اور اسکی نسبت
فتوی لکھ سکیں - دراصل بات یہ ہے کہ احادیث میں کئی قسم کے مہدیوں کیطرف اشارہ
ہے اور مولویوں نے تمام احادیث کو ایک ہی جگہ خلط ملط کر کے گڑ بڑ ڈالدیا ہے اور اختلاط
روایات کی وجہ سے اور نیز قلت تدبر کے باعث سے امر مشتبہ ہو گیا ہے ورنہ چودھویں صدی کا
مہدی جسکا نام **سلطان المشرق** بھی ہے خصوصیت کے ساتھ احادیث میں بیان

کیا گیا ہے جسکی جہاد روحانی جہاد ہین اور جو روحانیت تامہ کے پہلنے کیوجہ سے عیسیٰ کی صفت پر نازل ہوا ہے حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۸۷ مین لکہا گیا ہے کہ حافظ **ابن القیم** منار مین فرماتے ہین کہ مہدی کے بارے مین چار قول ہین اُن مین سے ایک یہ قول ہے کہ مہدی مسیح ابن مریم ہے - مین کہتا ہون کہ جبکہ دلایل کا ایسے ثابت ہوگیا کہ اصل مسیح عیسےٰ بن مریم فوت ہو گیا ہے اور مسیح موعود اسکا **ظل** ہے اور اسکا نمونہ ہے جو بوجہ پہلنے روحانیت کے اس نام پر **مبعوث ہوا** تو پہر ہر ایک شخص سمجہ سکتا ہے کہ وہ اپنے وقت کا مہدی بہی ہے اور عیسےٰ بہی - کیونکہ جبکہ ہر ایک صالح ہدایت یافتہ کو مہدی کہہ سکتے ہین تو کیا وہ شخص جسنے تزکیہ کاملہ کی برکت سے روح فقط کا مرتبہ پاکر عیسےٰ اور روح اللہ کا نام حاصل کیا ہے وہ مہدی کے نام سے موسوم نہین ہو سکتا اور مجہے سخت تعجب ہے کہ ہمارے علماء عیسیٰ کے لفظ سے کیون چڑتے ہین اسلام کی کتابون مین تو ایسی چیزون کا نام بہی عیسیٰ رکہا گیا ہے جو سخت مکروہ ہین - چنانچہ **برہان قاطع** مین حرف عین مین لکہا ہے کہ **عیسی دہقان** کنایہ شراب انگوری سے ہے اور **عیسی نُہ ماہہ** اس خوشہ انگور کا نام ہے جس سے شراب بنایا جاوے اور شراب انگوری کو بہی عیسےٰ نوماہہ کہتے ہین -

اب غضب کی بات ہے کہ مولوی لوگ شراب کا نام تو عیسےٰ رکہین اور تالیفات مین بے محابا اُس کا ذکر کرین اور ایک پلید چیز کی ایک پاک کے ساتہ اسمی مشارکت جائز قرار دین اور جس شخص کو اللہ جل شانہ اپنی قدرت اور فضل خاص سے روحانیت موجودہ کے مقابل عیسےٰ کے نام سے موسوم کرے وہ اُن کے نظر مین کافر ہو +

(میان گلاب شاہ مجذوب کی پیشگوئی جیسا کہ میان کریم بخش نے قسم کہا کر بیان کی ہے یہاں لکھی جاتی ہے)

کریم بخش جمالپوری کیطرف سے للّٰہی ہمدردی کی غرض سے مسلمانونکی آگاہی کیلئے ایک سچی گواہی کا

اظہار

تمام مسلمان بہائیوں پر واضح ہو کہ اسوقت مین محض اپنے بہائیون کی خیر خواہی اور ہمدردی کے لئے اُس اپنی سچی شہادت کو جسکا ذکر میںنے ازالہ اوہام کے صفحہ ۷۰۰ مین پہلے اس سے لکہا یا تہا بہ تفصیل تمام میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نسبت ظاہر کرنا چاہتا ہون ۔ تا لوگون کو میری طرف سے خاص طور پر اطلاع ہو جائے اور ادائے شہادت کے فرض سے مجہہ کو سبکدوشی حاصل ہو اور قبل اسکے کہ مین اُس شہادت کو بیان کرون اللہ جلشانہ کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ وہ میری شہادت بالکل صحیح اور ہر یک شک اور شبہ سے بالکل منزہ ہے اگر اس شہادت کے بیان کرنے میں جو ذیل مین بیان کرون گا کچہہ میری طرف سے افترا ہے یا کچہہ کم و بیش میں نے بیان کر دیا ہے تو خدا تعالیٰ اسی جہان مین میرے پر عذاب نازل کرے ۔ مین خوب سمجہتا ہون کہ اگر مین خلاف واقعہ بیان کرون گا اور خدا تعالیٰ پر افترا باندہونگا تو جہنم کے سزاوار گروہ مین داخل کیا جاؤنگا اور خدا تعالیٰ کا غضب اور اُسکی لعنت دُنیا اور آخرت مین میرے پر وارد ہوگی ۔ مینے اِس گواہی کو جو ابہی بیان کرون گا بہت ضبط سے یاد رکہا ہے

اور نہ میںنے بلکہ خدا تعالیٰ نے یاد رکھنے مین مجھہ کو مدد دی ہے تا ایک گواہی جو میری پاس
تھی اپنے وقت پر ادا ہو جائے ہر چند کہ مین ابتدا سے خوب جانتا ہون کہ اس گواہی کے
ادا کرنیسے مین اپنے عزیز قوم کو سخت ناراض کرونگا اور **وہ کفر** جو علماء کے دعوت خانہ سے
تقسیم ہو رہا ہے اسکا ایک وافر حصہ مجھہ کو بھی ملیگا اور اپنے بھائیون کی میل ملاقات سے
ترک کیا جاؤن گا اور سب وشتم اور لعن وطعن کا نشانہ بنون گا لیکن ساتھ اسکے مجھے اسبات
پر بھی یقین کلّی ہے کہ اگر اس دینی گواہی کو اس پرفتنہ کے وقت مین پوشیدہ رکھون گا
تو اپنے رب کریم کو ناراض کرونگا اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو جاؤن گا اور اس جلتی ہوئی
آگ مین ڈالا جاؤن گا جسکا کچھہ انتہا نہین۔ سو میںنے دونو طور کے نقصانون کو جانچا آخر
یہ نقصان مجھہ کو خفیف اور ہیچ معلوم ہوا کہ میری سچّی گواہی کیوجہ سے میری برادری کے
معزّز لوگ مجھہ کو چھوڑ دینگے یا مین مولویون کے فتووں مین کافر کرکے لکھا جاؤن گا
اب مین بڈھا ہون اور قریب موت کمال بدنصیبی ہوگی کہ اس عمر تک پہنچکر پھر مین غیر اللہ
سے ڈرون مجھہ کو اس کفر اور معصیت سے خوف آتا ہے جو خدا تعالے کے نزدیک ہو اور
مین جہنّم کی آگ کی کسی طرح برداشت نہین کرسکتا۔ پھر مین کیون چار دن کی زندگی کے
لئے مولویون یا برادری کی خاطر روز حشر مین اپنا مونہہ سیاہ کرون خدا تعالیٰ مجھے ایمان پر
موت دے مین کبھی جھوٹ نہین بولون گا اگر وہ راضی ہو تو پھر دنیا کی ہر ایک رسوائی
درحقیقت ایک عزّت ہے اور ہر ایک درد ایک لذّت۔ بھائیون کی جدائی سے بھی اپنے اللہ
کی راہ مین مجھے اندیشہ نہین میری اب آخری عمر ہے۔ بہت سے عزیزون کو موت نے مجھہ سے
جدا کر دیا اور مین بھی جلد اس مسافر خانہ سے سفر کرکے باقیماندہ عزیزون سے جدا ہونیوالا ہون
پھر اگر خدا تعالیٰ کیلئے اور اسکی راہ مین اور اسکے راضی کرنیکے لئے جدائی ہو تو **زہے قسمت**
کہ ایسا ثواب مجھکو حاصل ہو۔ بھائیو! یقیناً سمجھو کہ اگر یہ گواہی میرے پاس نہ ہوتی اور اسوقت
سے تیس۳۰ یا اکتیس۳۱ پہلے اگر ایک ربانی مجذوب میرے پر یہ راز نہ کھولتا کہ **آنیوالا عیسیٰ موعود**

کون ہے تو آج مین بہی اپنے بہائیون کیطرح میرزا غلام احمد قادیانی کا ایک اشد مخالف ہوتا اگرچہ مین قتل بہی کیا جاتا تاہم بالکل غیر ممکن اور محال تہا کہ مین میرزا صاحب کو مسیح موعود قبول کرکے اپنے اُس محکم عقیدہ کو چہوڑ دیتا جسکو مین اپنے خیال مین اہل السنت و الجماعت کا مذہب اور سلف صالح کا اعتقاد اور اپنے علماء کا عقیدہ مسلمہ سمجہتا تہا۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کی میرے حق مین ایک رحمت تہی جو اُسنے اس واقعہ سے تیس برس پہلے ایک باخدا مرد اور بیابان کے پہرنے والے ایک مجذوب کی زبان سے وہ باتین میرے کانون تک پہنچادین جو اب میرے لئے ایک عظیم الشان نشان ہو گئین اور اُن پیشگوئیون نے میرے دلکو مرزا صاحب کی سچائی پر ایسا قایم کر دیا کہ اگر اب کوئی ٹکڑہ ٹکڑہ بہی کرے تو مجہے اِس راہ مین اپنی جان کی بہی کچہ پرواہ نہین جیسے روز روشن جب نکلتا ہے تو کسی کو اُسمین کچہ شک نہین رہتا ایسا ہی مجہہ پر ثابت ہو گیا ہے کہ میرزا غلام احمد قادیانی **وہی مسیح موعود ہین** جن کے آنیکا وعدہ تہا جنکا کتابون مین عیسیٰ نام رکہا گیا ہے اور میرا دل اس یقین سے بہرا ہوا ہے کہ عیسیٰ نبی علیہ السلام مر گیا اور پہر نہین آئیگا۔ جسکے آنیکی **رسول کریمؐ** نے بشارت دی تہی وہ یہی **امام** ہے جو اسی امت سے پیدا ہوا۔ سو مینے چاہا کہ اِس سچائی کو اورون پر بہی ظاہر کرون اور ناواقف لوگون کو حق پر قایم کرنیکے لئے مددون اور خدا میرے دلکو دیکہہ رہا ہے کہ مین سچا ہون اور اگر مین سچا نہین تو خدا میرے پر تباہی ڈالے۔ پس اے بہائیو ڈرو اور ناحق کی بدظنی سے اپنے بہائی کی گواہی رد مت کرو کہ وہ دن ہم سب کیلئے قریب ہے جس سے ہم کسیطرف بہاگ نہین سکتے۔ وہ گواہی جو میرے پاس ہے یہ ہے کہ میرے گانو جمالپور مین جو ضلع لودہانہ مین واقع ہے ایک بزرگ مجذوب باخدا آدمی تہے جن کا نام **گلاب شاہ** تہا مین اُنکی صحبت مین اکثر رہتا اور اُن سے فیض حاصل کرتا تہا اور اگرچہ مین مسلمانون کے گہر مین پیدا ہوا تہا اور مسلمان کہلاتا تہا لیکن مین اِس امر کے اظہار سے رہ نہین سکتا کہ درحقیقت اُنہون نے ہی مجہے طریق اسلام کہلایا اور توحید کی صاف اور پاک راہ پر میرا قدم چلایا۔ اُس بزرگ درویش نے ایکدفعہ

میرے پاس بیان کیا کہ عیسیٰ جوان ہوگیا ہے اور لدھیانہ مین آویگا اور قرآن کی غلطیان نکالیگا اور فیصلہ
قرآن کے ساتھ کریگا اور پھر فرمایا کہ فیصلہ قرآن پر کریگا اور مولوی انکار کرینگے اور پھر فرمایا کہ مولوی لوگ سخت
انکار کرینگے مینے انسے پوچھا کہ قرآن تو خدا تعالیٰ کا کلام ہے کیا اسمین بھی غلطیان ہین انہون نے
جواب دیا کہ تفسیرون پر تفسیرین ہوگئین اور شاعری زبان پھیل گئی اسلئے غلطیان پڑ گئین
(یعنے مبالغہ پر مبالغہ کرکے حقیقتون کو چھپایا گیا جیسے شاعر جھیلتے ہین) عیسیٰ جب
آئیگا تو ان سب غلطیون کو نکالیگا اور فیصلہ قرآن سے کریگا پھر کہا کہ فیصلہ قرآن پر کریگا
اسپر مینے کہا کہ مولوی تو قرآن کے وارث ہین وہ کیون انکار کرینگے تب انہون نے جوابدیا
کہ مولوی سخت انکار کرینگے پھر مینے بات کو دوہرا کہا کہ مولوی کیون انکار کرینگے وہ تو وارث
قرآن ہین اسپر وہ بہت طیش مین آگئے اور ناراض ہوکر بولے کہ تو دیکھیگا کہ اسوقت مولویان
کا کیا حال ہوگا وہ سخت انکار کرینگے ۔ پھر مینے انسے پوچھا کہ عیسےٰ جوان تو ہوگیا مگر وہ کہان
ہے انہون نے کہا کہ بیچ قادیان کے (یعنی قادیان مین) تب مینے کہا کہ قادیان تو لدھیانہ
سے تین کوس کے فاصلہ پر ہین اس جگہ عیسے کہان ہین اسوقت انہون نے اسکا کچھ
جواب نہ دیا مگر دوسرے وقت مین انہون نے اس بات کا جواب دیدیا جسکو بباعث امتداد
مدت کے مین پہلے لکھ نہ سکا اب یاد آیا کہ آخر مین کئی دفعہ انہون نے فرمایا کہ وہ قادیان
بٹالہ کے پاس ہے اس جگہ عیسےٰ ہے اور جب انہون نے یہ فرمایا تھا کہ عیسیٰ قادیان مین ہے
اور اب جوان ہوگیا تو مینے انکار کی راہ سے انکو کہا کہ عیسےٰ مریم کا بیٹا تو آسمان پر زندہ موجود
ہے اور خانہ کعبہ پر اتریگا یہ کون عیسیٰ ہے جو قادیان مین ہے اور جوان ہوگیا اسکے جواب مین
وہ بڑی نرمی اور سلوک کے ساتھ بولے اور فرمایا کہ وہ عیسےٰ بیٹا مریم کا جو نبی تھا مرگیا ہے
وہ پھر نہین آئیگا اور مینے اچھی طرح تحقیق کیا ہے کہ عیسیٰ بیٹا مریم کا مرگیا ہے وہ پھر نہین آئیگا
اللہ نے مجھے بادشاہ کہا ہے مین سچ کہتا ہون جھوٹھ نہین کہتا ۔ پھر انہون نے تین مرتبہ
خود بخود کہا کہ وہ عیسےٰ جو آنیوالا ہے اسکا نام **غلام احمد** ہے اور مینے اگرچہ بہت سے

پیشگوئیاں گلاب شاہ کی پوری ہوتی دیکھیں نہیں لیکن اس پیشگوئی کے باب میں کہ آنیوالا عیسیٰ قادیان میں ہے اور اسکا نام غلام احمد ہے ہمیشہ میں گلاب شاہ کا مخالف ہی رہا جبتک کہ اسکو پورے ہوتے دیکھ لیا اوراگرچہ میں انکو بزرگ اور باخدا جانتا تہا مگر میں اس پیشگوئی کو بوجہ اسکے کہ وہ جیساکہ میں خیال کرتا تہا اہلسنت والجماعت کے عقیدہ کے مخالف تہی کسیطرح سے قبول نہیں کر سکتا تہا اسلئے پہلے دن جب میں نے انکے منہ سے یہ بات سُنی تو بڑے جوش وخروش سے میں نے اُن کا جواب دیا لیکن پہر مینے بلحاظ ادب ظاہری تکرار چہوڑدیا اور دل میں مخالف رہا کیونکہ اور بہائیوں کیطرح بڑی مضبوطی سے میرا یہ اعتقاد تہا کہ عیسیٰ آسمان سے اُتریگا اور زندہ آسمان پر بیٹھا ہے مرا نہیں ہے اور انہوں نے مجھے یہ بہی کہا تہا کہ جب عیسیٰ لدہانہ میں آئیگا تو ایک سخت کال پڑیگا جیساکہ مینے بچشم خود دیکھ لیا کہ جب اس دعوے کے بعد مرزا صاحب لدہانہ میں آئے تو حقیقت میں سخت کال لدہانہ میں پڑا - غرض اس بزرگ نے قریباً تیس ۳۰ یا اکتیس ۳۱ برس پہلے مجھ کو وہ خبریں دیں جو آج ظہور میں آئیں اور مینے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ وہ سب باتیں پوری ہوگئیں جو گلاب شاہ نے آج سے تیس ۳۰ یا اکتیس ۳۱ برس پہلے مجھکو کہی تہیں میں اس بات کا لکھنا بہی ضروری سمجھتا ہوں کہ مجھے بارہا اور بتکرار اس بات کا مشاہدہ ہوچکا ہے کہ یہ بزرگ صاحب خوارق وکرامات تہا مینے بچشم خود دیکھا کہ ایک دفعہ ایک جنگل میں موضع رامپور کے قریب انہوں نے نشان کیا کہ اس جگہ دریا چلیگا اور دریا چلنے کی کوئی جگہ نہ تہی اسلئے ہمنے انکار کیا مگر ایک مدت کے بعد اسی جگہ نہر چلی جہاں نشان لگایا تہا - ایک جگہ معمار ایک کنوان بنارہے تہے اور طیار ہوچکا تہا کچھ تہوڑا باقی تہا - گلاب شاہ کی اسپر نظر پڑی کہا حق اس کنوئیں کو بناتے ہو یہ تو تمام نہیں ہوگا اور بظاہر یہ انکی بات خلاف عقل تہی کیونکہ کنوان تو بن چکا تہا کچھ تہوڑا سا باقی تہا مگر انکا کہنا سچ ہوگیا اور اسی اثنا میں وہ کنوان نیچے بیٹھ گیا اور اس کا نشان نہ رہا +

ایک دفعہ اُنہون نے علی بخش نام ایک شخص کو بُلایا کہ کوٹھہ پر سے جہان وہ بیٹھا تہا دوسری
طرف چلا آ - اور علی بخش اس کوٹھہ پر سے الگ ہونیمے سستی کرتا تہا آخر اُنہون نے جہڑک کر
اُس کو کوٹھہ پر سے اُٹھا یا پس اسیدم جو علی بخش کوٹھہ پر سے الگ ہوا کوٹھہ بیک دفعہ گر پڑا - ایکدفعہ
مجھے پوچھنے لگے کہ کیا تیرے باپ کا ایک دانت بہی ٹوٹا ہوا تہا مینے کہا کہ ہان تب اُنہون نے
فرمایا کہ وہ بہشت مین داخل ہو گیا - میرا باپ مدت سی فوت ہو چکا تہا اور اُنکو اسکے دانت کی
کچھ بہی خبر نہین تہی - کیونکہ وہ اُس زمانہ کے بعد ہمارے گانو مین آئے تہے سو دانت ٹوٹنے
کی خبر اونہون نے الہام کے روسے دی اور عالم کشف سی اُسکے بہشتی ہونیکی مجھے بشارت دی
یہ بہی بیان کے لایق ہے کہ گلاب شاہ ایک مرد باخدا پاک مذہب موحّد تہا اور مجذوب ہونیکی
حالت مین توحید کا چشمہ اُنکی زبان پر جاری تہا مینے دین اسلام کی راہ اور توحید کا طریقہ
اُنہین سے سیکھا اور اُنہین کی تعلیم کے موافق ذکر الٰہی کرتا رہا یہان تک کہ تہوڑے دنون
مین میرا قلب جاری ہو گیا اور عبادت کی لذّت آنے لگی اور ایسا ہو گیا کہ جیسا ایک مرا ہوا
زندہ ہو جاتا ہے اور سچی خوابین آنے لگین جو خواب دیکہتا وہ پوری ہو جاتی اور الہامات صحیحہ
مجھہ کو ہونے لگے یہ سب کچھہ اُنکی توجہ کی برکت تہی وہ بارہا فرمایا کرتے تہے کہ ہر ایک
برکت اللہ اور رسول کی پیروی مین ہے اور چار مذہب اور چار سلسلے جو لوگون نے مقرر
کر رکہے ہین انکو دراصل کچھہ چیز نہین سمجھنا چاہیے اور ہمیشہ ہر حال مین اپنا مدعا یہ رکھنا چاہیے
کہ واقعی طور پر اللہ اور رسول کی پیروی ہو جائے جو بات اللہ اور رسول سے ثابت نہ ہو وہ
صحیح نہین ہی گو اُسکا کوئی قایل ہو اور فرمایا کرتے تہے کہ جیسے ایک شاگرد کہے کہ مین اپنے
ہی اُستاد کا کہا مانونگا نہ کسی اور کا یہی چار مذہب کے اُن مقلدون کی مثال ہے جو
اتباع نبوی سے اپنے آئمہ کی متابعت مقدم سمجھتے ہین - حق خالص پر وہ لوگ ہین جو
قرآن اور حدیث پر غور کرتے ہین اور کلام اللہ سے سچائی کو ڈہونڈہتے ہین اور پہر اُس پر عمل
کرتے ہین چار مذہب کا خواہ مخواہ فرسودہ خدا کا مخالف بنکر بہی پیر دبجانا یا چار سلسلون مین ہی

خدا تعالیٰ کے فیض کو محدود سمجھنا دینداروں کا کام نہیں یہ دین نہیں ہے بلکہ نفسانی باتیں ہین۔ دین وہی ہے جو قرآن لایا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھلایا۔ مین نے ایک دفعہ کہا کہ آپ کا مرید بننا چاہتا ہون اجازت دین تا مٹھائی لاؤن فرمایا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے مٹھائی منگوایا کرتے تھے ہر ایک نعمت محبت سے حاصل ہوتی ہے بارہا مجذوبانہ حالت مین کہتے کہ معین الدین چشتی اور قطب الدین بختیار کاکی درویش تھے اور مین بادشاہون اور امراء سے سخت نفرت رکھتے اور غریبون سے محبت اور پیار سے پیش آتے اور بسنے کیلئے کوئی مکان نہین بنایا تھا آزاد طبیعت تھے جہان چاہتے رہتے اور بیمارون کا علاج کرتے اور کسی سے ہرگز سوال نہ کرتے اور محبت الٰہی سے بھرے ہوئے تھے۔

انکی تاثیر صحبت سے جو مجکو نعمتین ملی انہین سے ایک بڑی نعمت مین یہ سمجھتا ہون کہ اس وقت مین جو بڑے بڑے علماء ٹھوکر کھا کر مونہہ کے بل گر پڑے۔ مجھہ کو خدا تعالیٰ نے مرزا صاحب کی نسبت ٹھوکر کھانے سے بچالیا یہ استقامت میری قوت سے ظہور مین نہین آئی یہ اس پیشگوئی کا اثر ہے جو ایک عمر پہلے اس زمانہ سے سن چکا ہون انہون نے مجھہ کو فرمایا تھا کہ تو دیکھے گا کہ جب عیسیٰ آئیگا اس وقت مولویون کا کیا حال ہوگا۔ اس کلمہ مین انہون نے میری طول عمر کیطرف بھی اشارہ کیا تھا جس سے یہ مطلب تھا کہ تیس برس تک تیری زندگی وفا کریگی مین اسوقت تک زندہ نہین رہون گا مگر تو رہیگا اور انکی فیض صحبت سے جس قدر مجھہ کو رؤیا صالحہ آئین الخ اس جگہ مین مفصل لکھہ نہین سکتا۔ مین اکثر مولویون سے تعلقات محبت واخلاص رکھتا اور انکی ہمدردی کرتا۔ ایک دفعہ فرمانے لگے کہ ان مولویون کا حال بھی دیکھا کچھہ عرصہ کے بعد خواب مین مجھہ کو بعض مولوی نظر آئے جنکے کپڑے نہایت چرکین اور بدن نہایت دبلے تھے اور حالت ذلیل اور خوار تھی اور وہ اسی شہر لدھیانہ کے تھے جنکو مین جانتا ہون جو اب تک زندہ ہین اور جن علماء کی صحبت سے وہ مجھہ کو منع نہین کرتے تھے بلکہ کہتے تھے کہ ان کی صحبت مین رہو انکی اچھے حالات مجھہ پر خواب مین کھلتے تھے چنانچہ مولوی محمد شاہ صاحب والد بزرگوار

مولوی محمد حسن صاحب رئیس اعظم لدھیانہ کی خدمت میں میرا آنا جانا بہت تھا وہ ایکدفعہ مجھکو
خواب میں نظر آئے کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ایک جماعت میں بیٹھے ہیں اور لباس اُنکا نہایت
سفید ہے اور بہت عمدہ اور خوب صورت ہے اور جس قدر اُنکی محفل ہے تمام محفل کے لوگ سفید پوش
ہیں اسوقت میرے دل میں یہ ڈالا گیا کہ مولوی محمد شاہ صاحب ہیں اور شریعت پر استقامت رکھتے
ہیں اسلئے یہ لباس نظر آتا ہے - ایک دفعہ مجھ کو یہ خواب آیا کہ کوئی شخص مجھ کو کہتا ہے کہ
تجھ کو ستر ایمان بخشے گئے ہیں یہ خواب مینے مولوی محمد شاہ صاحب موصوف کے پاس بیان کیا تو
آپنے فرمایا کہ ایمان تو ایک ہی ہوتا ہے مگر یہ کمال ایمان کیطرف اشارہ ہے اور ستر کے عدد
سے قوت ایمان اور خاتمہ بالخیر کا ظاہر کرنا مقصود ہے - سو الحمد للہ کہ اس طوفان کیوقت
مین مینے حق کو پہچان لیا اور خدا تعالیٰ نے بچا لیا -

مین خوب جانتا ہوں کہ یہ تمام برکات گلاب شاہ صاحب کے صحبت کی ہیں وہ فرمایا کرتے
تھے کہ اگر میری صحبت مین رہنے سے کسیکو کچھ بھی فایدہ نہ ہو تو یہ فایدہ تو ضرور ہو گا کہ اسکی
عبادت مین حلاوت و قبولیت پیدا ہو گی یعنی خطرہ سلب ایمان سے بچ جاویگا سو خدا تعالیٰ
نے اس فتنہ کے زمانہ مین مجھے ٹھوکر سے محفوظ رکھا اور مرزا صاحب کی سچائی پر میرے دل
کو قایم کر دیا +

بالآخر یہ بھی واضح رہے کہ اگرچہ مینے اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر یہ اشتہار شایع کیا ہے لیکن
جیسا کہ مین ازالہ اوہام مین لکھوا چکا ہوں میری چال چلن سے واقف اس نواح مین بہت لوگ ہیں وہ خوب
جانتے ہیں کہ میری زندگی کیسی صلاح اور تقویٰ سے گذری ہے اور ہمیشہ خدا تعالیٰ نے
مجھ کو ناپاک طریقوں جھوٹھ اور افترا سے محفوظ رکھا ہے اور شہر لدھیانہ کے سرگروہ موحدین
حضرت مولوی محمد حسن صاحب جنکے دادا صاحب کے وقت سے مین اس خاندان کے ساتھ تعلق محبت
و ارادت رکھتا ہوں اور ہم قومی کا شرف بھی مجھ کو حاصل ہے وہ میرے حال سے خوب واقف ہیں
وہ با وجود اختلاف رائے کے پھر بھی میرے لئے قرآن شریف اٹھا کر قسم کھا سکتے ہیں کہ کریم بخش

یعنی یہ عاجز ہمیشہ نیکنامی اور دینداری کے ساتھ عمر بسر کرتا رہا ہے اور دروغ وافترا جو
بدمعاشوں اور اوباشوں کا کام ہے کبھی اس سے ظہور میں نہیں آیا اور اگر میرے مخدوم
مولوی محمد شاہ صاحب آج زندہ ہوتے تو وہ بھی میرے صلاح و تقوے کی گواہی دیتے
علاوہ اسکے ایک دانا سوچ سکتا ہے کہ مجھے مرزا صاحب کے معاملہ میں ناحق کا جھوٹھ بولنے
اور افترا کرنے سے بجز لعنت خلق و خالق اور کیا حاصل تھا ایک عظیم الشان خاندان اسلام
سے میرا قدیمی تعلق دوستی و برادری ہے یعنی خاندان مولوی محمد حسن صاحب رئیس لدھیانہ
پس جس حالت میں مولوی صاحب مرزا صاحب سے کنارہ کر گئے اور ایک جہان انکو کافر کافر
کہنے لگا تو مجھے کیا حاصل تھا کہ میں مرزا صاحب کی طرف رجوع کرکے اپنا دین بھی برباد کرتا اور
اپنی دنیا بھی اور اپنے معزز بھائیوں کو چھوڑتا اور اپنی قوم سے بھی علیحدہ ہوتا سو جس چیز نے
مجھے مرزا صاحب کیطرف رجوع کیا اور خلقت کے لعن وطعن کو میں نے اپنے پر گوارا کر لیا اور اپنے
قدیم مخدوم کو ناراض کیا وہ مرزا صاحب کی سچائی ہے جو گلاب شاہ کی پیشگوئی سے مجھ پر
کھل گئی اور پھر میں کہتا ہوں کہ میرے چال چلن کی حضرت مولوی محمد حسن صاحب سے قسم دیکر
تفتیش کرنی چاہئیے میرے خیال میں وہ متقیوں کی اولاد اور نجیب و شریف اور اہل علم
اور باکمال مردوں کی ذریت میں وہ میرے حال سے واقف اور میں انکی خاندانی شرافت
اور نجابت سے واقف ہوں اور ان کے والد بزرگوار کے وقت سے میری ان سے ملاقات ہے
یہ سب میں نے محض للہ لکھا ہے کیونکہ گمراہی کی ایک آگ بھڑک رہی ہے اگر ایک شخص بھی میری
اس گواہی سے راہ راست پر آجاوے تو انشاءاللہ مجھے اس کا اجر ملیگا میں بڈھا ہو گیا
اور اب موت کے دن بہت قریب ہیں کیا تعجب کہ رب کریم نکتہ نواز اس نیکمرد کی طرح جسکا
اس نے ذکر خیر اپنی پاک کلام میں لکھا ہے وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ میرے پر
صرف اسقدر عمل صالح سے فضل کر دیوے اور وہ غفور رحیم ہے اب میں جو کہنا تھا کہہ چکا اور
اس اشتہار کو ختم کرتا ہوں ۔ گر بنا ید بگوش رغبت کس + بر رسولان بلاغ باشد و بس +

بٹالوی صاحب کا ہمارے رسالہ آسمانی فیصلہ پر جرح اور اسکا جواب اور نیز آسمانی نشانوں کے پیش کرنیسے اتمام حجت

شیخ بٹالوی نے جو رسالہ جواب فیصلہ آسمانی مین لکھا ہے اسکے صفحہ ۴۷ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ وغیرہ مین بہت کچھ ہاتھ پیر مارے ہین تا کسی طرح لوگون کی نظر مین ہماری اُس درخواست مقابلہ کو جو حقیقی ایمان کی آزمایش کے لیئے میان نذیر حسین دہلوی اور اُنکے ہمخیال لوگون کی خدمت مین پیش کیگئی تھی خلاف انصاف ثابت کر کے دکھلادین مگر ہر ایک با خبر اور منصف مزاج سمجھ سکتا ہے کہ اُنہون نے بجائے اِس بات کے کہ ہماری حجت کو اپنے اور اپنے شیخ دہلوی کے سر پر سے دور کر سکتے اَور بھی زیادہ اپنی تحریر سے اِس بات کو ثابت کردیا کہ انکو سچائی کیطرف قدم مارنا اور اپنے شیطانی اوہام سے نجات پاجانا کسیطرح منظور ہی نہین۔ تمام لوگ جانتے ہین اور شیخ جی کے کفرنامہ کو پڑہکر ہر ایک شخص معلوم کرسکتا ہے کہ اِن حضرت اور نذیر حسین نے بڑے اصرار اور قطع اور یقین سے اِس عاجز کی نسبت کُفر اور بے ایمانی کا فتوے لکھا ہے اور دجّال اور ضال اور کافر نام رکھا ہے اِن الزامات کی نسبت اگرچہ مینے بار بار بیان کیا اور اپنی کتابون کا مطلب سُنایا کہ کوئی کلمہ کُفر اِن مین نہین ہے نہ مجھے دعوے نبوت و خروج از اُمت اور نہ مین منکر معجزات اور ملایک اور نہ لیلۃ القدر سے انکاری ہون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونیکا قایل اور یقین کامل سے جانتا ہون اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہون کہ ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہین اور آنجناب کے بعد اِس اُمت کے لیئے کوئی نبی نہین آئیگا نیا ہو یا پُرانا ہو اور قرآن کریم کا ایک شعشہ یا نقطہ منسوخ نہین ہوگا ہان محدّث آئین گے جو اللہ

جل شانہ سے ہمکلام ہوتے ہین اور نبوت تامہ کی بعض صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتے ہین اور بلحاظ بعض وجوہ شان نبوت کے رنگ سے رنگین کئے جاتے ہین اور اُن ہین سے مین ایک ہون لیکن اِن بزرگون نے میرے اِن بیانات کو نہ سمجھا اور صبکر نذیر حسین پر بہت افسوس ہے جس نے پیرانہ سالی مین اپنے تمام معلومات کو خاک مین ملا دیا۔ غرض ہمنے جب دیکھا کہ یہ لوگ قرآن اور حدیث کو چھوڑتے ہین اور کلام الٰہی کے اُلٹے معنے کرتے ہین تب مینے اُن سے بکلی نومید ہو کر خدا تعالیٰ سے آسمانی فیصلہ کی درخواست کی اور جیسا کہ خدا تعالے نے میرے دل پر القا کیا وہ صورت فیصلہ کی لئے مینے پیش کر دی اگر اِن لوگون کے دل مین انصاف اور حق طلبی ہوتی تو اُسکے قبول کرنے مین توقف نہ کرتے یہ درخواست کیقدر فضول ہے کہ ایکسال کے عرصہ کو جو ایک الہامی امر ہے خود بخود بدلا دیا جائے اور ایک یا دو ہفتے بجاے اِسکے مقرر کئے جائین یہ لوگ نہین جانتے کہ یہ میعاد منجانب اللہ ہے اور انسان تو اپنے اختیار سے کبھی جرأت ہی نہین کرسکتا کہ خوارق کے دکھلانیکے لئے کوئی میعاد مقرر کرسکے انبیاء نے بھی ایسا نہین کیا اور اگر کوئی میعاد اپنی طرف سے مقرر کی تو عتاب ہوا تو پھر کیونکر ایکسال ایک ہفتہ سے بدل سکتا ہے مین سوچ مین ہون کہ اِن لوگونکے دعاوی علم اور معرفت کہان گئے کیا یہ نہین جانتے کہ میعادون کا مقرر کرنا انسان کا کام نہین اگر اِن مین سے کسی ملہم کو دو ہفتہ مین کرامت دکھلانیکا الہام ہو گیا ہے تو بہت اچھا وہی اپنی کرامت ظاہر کرے مین اُسکو قبول کرونگا اور اگر مین اُنکی مقابلہ سے عاجز رہا تو وہ سچے ٹھیرینگے لیکن یاد رہے کہ یہ تمام دروغگوئی اور فضول گوئی ہی اصلیت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُنکے دلون کو سخت کردیا اور اُنکی آنکھون پر پردے ڈالدیے ہین اِسلئے وہ نہ دیکھ سکتے ہین اور نہ سمجھ سکتے ہین۔ منصفو! سوچو کہ جو شخص ملہم ہوتا ہے کیا وہ اپنی طرف سے کچھ کہہ سکتا ہے پھر کیونکر مین اُس میعاد کو بدل سکتا ہون جسپر خدا تعالے نے مجھکو اُنکے مقابل پر اطلاع دی ہان اگر وہ خود بدل دے تو اُسکا اختیار ہے انسان کا

اختیار نہین اور نہ اسپر کسیکا حکم ہے **طلبگار باید صبور و حمول** اگر ان مین
سچی طلب ہی اور جہنم کا خوف ہی تو ایک سال کیا دور ہے اور نیز اس جگہ ایک سال
سے مراد یہ نہین کہ سال کے تمام دن پورے ہو جائین بلکہ خدا تعالے اپنے فضل و
کرم سے اس میعاد کے اندر ہی فیصلہ کر دیگا - اور قادر ہے کہ ابھی دو ہفتہ بھی نگذرین
اور نشان ظاہر ہو - مینے مقابلہ کے لئے اسلئے لکھا تہا کہ یہ لوگ نذیر حسین اور بٹالوی
وغیرہ اس عاجز کو کھلے کھلے طور پر کافر اور مردود اور ملعون اور دجّال اور ضال لکھتے
ہین یہان تک کہ انکے نزدیک میرے پر اعتقاد رکہنے والا بہی کافر ہو جاتا ہے تو پھر
اس صورت مین ضرور تہا کہ ایمانی نشانون کی آزمایش ہو - اسمین کچھہ شک نہین کہ
مومنون کو خدا تعالی خاص نشانون سے ممتاز کر دیتا ہے چنانچہ وہ آن آسمانی نشانون
کی رو سے اپنے غیر سے خواہ وہ کافر ہو یا منافق یا فاسق امتیاز کلی پیدا کر لیتے ہین - سو
اسی کیطرف ان لوگون کو بلایا گیا تہا - تا معلوم ہو جاوے کہ عند اللہ کون مومن اور کون
مورد سخط و غضب الٓہی ہے اگر ان حضرات کو اپنے ایمان پر کچھہ بھروسہ ہوتا تو مقابلہ سے
فرار نہ کرتے لیکن آجتک کسینے میدان مین آکر مقابل کا نام بہی نہین لیا اور اخیر عذر
پیش کیا کہ آپ دکہلا دین ہم قبول کرینگے اور اسکے ساتھہ ہی یہ شرطین لگا دین کہ
تب قبول کرینگے کہ جب آسمان سے من و سلوے نازل ہو یا کوئی مجذوم اچھا ہو جائے
یا ایک کانے کو دوسرے آنکھ ملجائے یا لکڑی کا سانپ بنجائے یا جلتی آگ مین کود
پڑین اور بچ جائین دیکھو صفحہ ۵۰ جواب فیصلہ آسمانی -

ان تمام واہیات باتون کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالی ان سب باتون پر قادر ہے
اور اسکے علاوہ بیشمار اور نشانون پر بہی قادر ہے مگر اپنی مصلحت اور مرضی کے موافق
کام کرتا ہے پہلے کفار نے بہی سوال کیا تہا فلیاتنا بایۃ کما ارسل الاولون یعنے
اگر نبی سچا ہے تو موسے وغیرہ انبیاء بنی اسرائیل کے نشانون کی مانند نشان دکہاوے

اور مشرکین نے یہ بہی کہا کہ ہمارے مُردے ہمارے لئے زندہ کردیوے یا آسمان پر ہمارے روبرو چڑہ جاوے اور کتاب لاوے جسکو ہم ہاتہہ مین لیکر دیکھ لین وغیرہ وغیرہ مگر خدا تعالی نے محکومون کی طرح انکی پیروی نہین کی اور وہی نشان دکہلائے جو اسکی مرضی تہی یہان تک کہ بعض وغیرہ نشان طلب کرنیوالون کو یہ بہی کہا گیا کہ کیا تمہارے لئے قرآن کا نشان کافی نہین اور یہ جواب نہایت پُرحکمت تہا کیونکہ ہر ایک عقلمند سمجہہ سکتا ہے کہ نشان دو قسم کے ہوتے ہین - ایک وہ کہ انہین سحر و مکر و دست بازی وغیرہ مین تفرقہ و تمیز کرنا نہایت مشکل بلکہ محال ہوتا ہے اور دوسرے وہ نشان ہین جو ان مغشوش کامون سے بکلی تمیز رکہتے ہین اور کوئی شائبہ یا شبہ سحر یا مکر یا دست بازی اور حیلہ گری کا انمین نہین پایا جاتا - سو اسی دوسری قسم مین سے قرآن کریم کا معجزہ ہے جو بکلی روشن اور ہر ایک پہلو اور ہر ایک طور سے لعل تابان کی طرح چمک رہا ہے - لکڑی کا سانپ بنانا کوئی ممیز نشان نہین ہے - حضرت موسیٰ نے بہی سانپ بنایا اور ساحرون نے بہی اور اب بہی بنائے جاتے ہین مگر اب تک معلوم نہین ہوا کہ سحر کے سانپ اور معجزہ کے سانپ مین مابہ الامتیاز کیا ہے اسی طرح سلب امراض مین عمل الترب مین مشق کرنیوالے خواہ وہ عیسائی ہین یا ہندو یا یہودی یا مسلمان یا دہریہ اکثر کمال رکہتے ہین اور البتہ بعض اوقات جذام وغیرہ امراض مزمنہ کو بمشیت الہی اسی عمل کی تاثیر سے دور کر دیتے ہین سو صرف شفاء امراض پر حصر رکہنا ایک دہوکہ ہے جب تک اسکے ساتہہ پیشگوئی شامل نہ ہو اسی طرح آجکل بعض تماشا کرنیوالے آگ مین بہی کود تے ہین اور اسکے اثر سے بچ جاتے ہین سو کیا اس قسم کے تماشون سے کوئی حقیقت ثابت ہو سکتی ہے مین سلوا کا تماشا شاید آپنے کبہی دیکہا نہین ایک ایک سیر لیکر کشمش وغیرہ برسا دیتے ہین اگر آپ آجکل کے یورپ کے تماشائیون کو دیکہین جو ایک مخفی فریب کے راہ سے سر کاٹ کر بہی پیوند کر دیتے ہین تو شاید آپ انکے دست بیع ہو جائین - مجہے یاد ہے کہ جالندہر کے مقام مین ایک شعبدہ باز مہتاب علی نام نے جو آخر توبہ کرکے

اس عاجز کے سلسلہ معتقدین میں داخل ہوگیا میرے مکان پر ایک مجلس میں شعبدہ دکھلایا تب آپ جیسے ایک بزرگ بول اٹھے کہ یہ تو صریح کرامت ہی۔ حضرت ایسی کاموں سے ہرگز حقیقت نہیں کھلتی بلکہ اس زمانہ میں تو اور بہی شک پڑتا ہے۔ بہتیرے ایسے تماشا کرنیوالے اور طلسم دکھلانیوالے پہرتے ہین کہ اگر آپ ان کو دیکہین تو کراماتی نام رکہین لیکن کوئی عقلمند جسکی آج کل کے شعبدون پر نظر محیط ہو ایسے کامون کا نام نشان ہین نہین رکہہ سکتا۔ مثلاً اگر کوئی شخص ایک کاغذ کے پرچہ کو اپنی بغل مین پوشیدہ کرکے پہر بجائے کاغذ کے اسمین سے کبوتر نکالکر دکہلاوے تو پہر آپ جیسا کوئی آدمی اگر اسکو صاحب کرامات کہے تو کہے مگر ایک عقلمند جو ایسے لوگون کے فریبون سے بخوبی واقف ہے ہرگز اس کا نام کرامت نہین رکہیگا بلکہ اسکو فریب اور دست بازی قرار دیگا اسیوجہ سے قرآن کریم اور توریت مین سچے نبی کی شناخت کے لئے یہ علامتین قرار نہین دین کہ وہ آگ سے بازی کرے یا لکڑی کے سانپ بناوے یا اسی قسم کے اور کرتب دکہلاوے بلکہ یہ علامت قرار دے کہ اسکی پیشگوئیان وقوع مین آجائین یا اسکی تصدیق کے لئے پیشگوئی ہو کیونکہ استجابت دعا کے ساتھ اگر حسب مراد کوئی امر غیب خدا تعالے کسی پر ظاہر کرے اور وہ پورا ہو جائے تو بلاشبہ اسکی قبولیت پر ایک دلیل ہوگی اور یہ کہنا کہ نجومی یا رمال اسمین شریک ہین یہ سراسر خیانت اور مخالفت تعلیم قرآن ہے کیونکہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ ولا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول * پس جبکہ خدا تعالی نے امور غیبیہ کو اپنے مرسلین کی ایک علامت خاصہ قرار دی ہے چنانچہ دوسری جگہ بہی فرمایا ہے وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم **

* نوٹ خدا تعالی بجز ان لوگون کے جن کو وہ ہدایت خلق کے لئے بہیجتا ہے کسی دوسرے کو اپنے غیب پر مطلع نہین کرتا۔

** اگر یہ رسول سچا ہے تو اسکی بعض پیشگوئیان جو تمہارے حق مین ہین پوری ہونگی یعنی پیشگوئی کا پورا ہونا سچائی کی نشانی ہے

تو پھر پیشگوئی کو استخفاف کی نظر سے دیکھنا اور لکڑی کا سانپ بنانے کے لئے درخواست کرنا انہیں مولویوں کا کام ہے جنہوں نے قرآن کریم میں خوض کرنا چھوڑ دیا اور نیز زمانہ کی ہوا سے بیخبر ہیں ٭

بہر حال چونکہ میری طرف سے آسمانی فیصلہ میں ایمانی مقابلہ کے لئے درخواست ہے تو پھر مقابلہ سے دستکش ہو کر خاص مجھ سے نشانوں کے لئے استدعا کرنا اُس صورت میں میاں نذیر حسین اور بٹالوی صاحب کا حق پہنچتا ہے کہ جب حسب تحریر میرے اوّل اسبات کا اقرار شایع کریں کہ ہم لوگ صرف نام کے مسلمان ہیں اور درِ اصل ایمانی انوار و علامات ہم میں موجود نہیں کیونکہ یکطرفہ نشانوں کے دکھلانے کیلئے بغرض تسکین انکی کے یہی شرط آسمانی فیصلہ میں قرار دی ہے اور نیز ظاہر ہی ہے کہ ان لوگوں کو بجائے خود مومن کامل اور شیخ الکل اور ملہم ہونیکا دعوےٰ ہے اور مجھ کو ایمان سے خالی اور بے نصیب سمجھتے ہیں تو پھر بجز مقابلہ کے اور کونسی صورت فیصلہ کی ہے ہاں اگر اپنے ایمانی کمالات کے دعوے سے دست بردار ہو جائیں تو پھر یکطرفہ ثبوت ہمارے ذمہ ہے اِس بات کا جواب میاں نذیر حسین اور بٹالوی صاحب کے ذمہ ہے کہ وہ باوجود دعوے مومن کامل بلکہ شیخ الکل ہونیکے کیوں ایسے شخص کے مقابلہ سے بھاگتے ہیں جو انکی نظر میں کافر بلکہ سب کافروں سے بدتر ہے اور کس بنا پر یکطرفہ نشان مانگتے ہیں اگر فیصلہ آسمانی کے جواب میں یہ درخواست ہے تو حسب منشاء اُس رسالہ کے درخواست ہونی چاہیئے یعنی اگر اپنی ایمانداری کا کچھ دعوے ہے تو مقابلہ کرنا چاہیئے جیساکہ آسمانی فیصلہ میں یہی شرط درج ہے ورنہ صاف اِس بات کا اقرار کر کے کہ ہم حقیقی ایمان سے خالی ہیں یکطرفہ نشان کی درخواست کریں

بالآخر ہم یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ یہ دونوں پیشگوئیاں میاں گلاب شاہ اور نعمت اللہ ولی کی اِس عاجز کے حق میں حسب منشاء قرآن کریم کے نشان صریح ہیں

جسمین کسی دست بازی اور مکر اور فریب کی گنجایش نہین اب اگر کوئی صوفی پردہ نشین جو پردہ سے نکلنا نہین چاہتا بقول بٹالوی صاحب اور پیر عباس علی صاحب لدہیانوی کے بالمقابل نشان دکہلانیکو طیار ہے تو وہ بہی ایسی ہی دو پیشگوئیان انہین ثبوتون کے ساتھ اپنے حق مین کسی گذشتہ ولی کیطرف سے پیش کرے ہم خدا تعالی کی قسم یاد کرکے وعدہ کرتے ہین کہ اگر یہ ثابت ہوجایگا کہ وہ بہی ایسے ہی نشان اور ایسی درجہ ثبوت پر اور ایسی عظمت کے ساتھ باعتبار اپنے بعد زمانہ کے پائے گئے ہین تو ہم سزاے موت اٹھانیکے لئے بہی طیار رہین - اور اس عاجز کی اپنی گذشتہ پیشگوئیان تین ہزار کے قریب ہین جو اکثر استجابت دعا کے بعد ظہور مین آئی ہین - ان مین سے **دلیپ سنگہ** کے روکے جانے کی پیشگوئی ہے یعنی یہ کہ وہ اپنے قصد ارادہ پنجاب سے ناکام رہے گا یہ پیشگوئی اجمالی طور پر اشتہار مین چہپ چکی ہے اور صد ہا آدمیون کو زبانی سنائی گئی - اسی طرح پنڈت **دیانند** کے فوت ہونیکی نسبت پیشگوئی اور **شیخ مہر علی** صاحب رئیس کے ابتلا اور پہر رہائی کی نسبت پیشگوئی - **بٹالوی** صاحب کے مخالف ہوجانیکی نسبت پیشگوئی وغیرہ پیشگوئیان جنکا مفصل ذکر موجب طول ہے اگر فریق مخالف کے مولویون مین کچہ ایمان ہے تو ان پیشگوئیون کے بارے مین بہی ایک جلسہ مقرر کرکے اول ہمسے ثبوت لین اور پہر اسکے موافق اپنی طرف سے پیشگوئیونکا ثبوت دین اور اگر باعث اپنی تہیدستی کے ان دونون طورون مقابلہ سے عاجز آجائین تو یہ بہی اختیار ہے کہ ایک سال کی مہلت سے آیندہ کے لئے آزمایش کرلین کسی بڑے جہگڑے کی ضرورت نہین ہر یک پیشگوئی جو کسی دعا کی قبولیت سے ظاہر ہو کسی اخبار مین بقید اسکے وقت ظہور کے چہپوا دین اور اس طرف سے بہی یہی کارروائی ہو سال گذرنے کے بعد خود معلوم ہوجایگا کہ کون موید من اللہ اور کون مخذول اور مردود ہے اگر یہ بہی نہ کرین تو سب لوگ یاد رکہین کہ ان ملاؤن کا ارادہ صرف حق پوشی اور بخل ہے

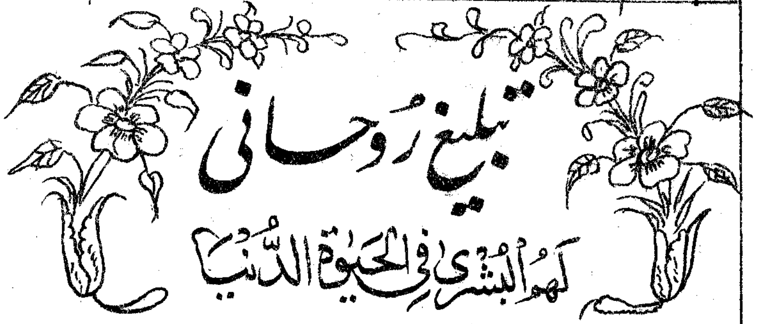
نوٹ شیخ مہر علی صاحب کے ہاتہ مین قرآن شریف دیکر اس پیشگوئی کی نسبت انکو قسم دینی چاہیے کیونکہ اگر کوئی زمانہ ساز یا مولویون کے خوف سے انکار کرے تو قسم کے بعد تو ہرگز نہین کرسکتا اگر کریگا تو حلف دروغی کے وبال سے جلد رسوا ہوجاتا ہے -

اور تعصب سے حق جوئی سے کچھہ غرض نہیں اگر انکو سمجھہ ہو تو ایک بڑا نشان یہ بھی ہے کہ یہ لوگ دن رات اِس نورِ الٰہی کے بجھانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور ہر قسم کے مکر عمل میں لا رہے ہیں اور لوگون کو بہکا رہے ہیں اور ناخنون تک حق کے مٹانے کے لئے زور لگا رہے ہیں کفر کے فتوے لکھہ رہے ہیں اور آزار دہی کے تمام منصوبے گھڑ رہے ہیں یہان تک کہ بٹالوی صاحب نے لوگون کو برانگیختہ کیا ہے کہ گورنمنٹ کے سامنے جا کر سیاپا کریں غرض کوئی دقیقہ مکر اور فریب اور سعی اور کوشش کا اٹھا نہیں رکھا اور ایک جہان اپنے ساتھہ کر لیا ہے اور جیسا کہ میںنے بٹالوی صاحب کو ان تمام واقعات سے پہلے اِس الہام کی خبر دی تھی کہ مَین اکیلا ہون اور خدا میرے ساتھہ ہے اب وہی صورت پیدا ہو رہی ہے لوگون نے یہان تک دشمنی کی ہے کہ رشتہ ناطہ کو چھوڑ دیا ہے باوجود اِن تمام کارسازیون کے جو کمال کو پہنچ گئی ہیں بالآخر ہم فتح پا جائیں تو اس سے بڑھکر اور کیا **نشان ہوگا**۔

اور اگر کسی کی آنکھیں ہون تو اِس عاجز پر جو کچھہ عنایات اللہ جل شانہ کی وارد ہو رہی ہیں وہ سب نشان ہی ہیں دیکھو خدا تعالیٰ قرآن کریم میں صاف فرماتا ہے کہ جو میرے پر افترا کرے اُس سے بڑھکر کوئی ظالم نہیں اور مَین جلد مفتری کو پکڑتا ہون اور اُسکو مہلت نہیں دیتا لیکن اِس عاجز کے دعوے مجدّد اور **مثیل مسیح** ہونے اور دعوے ہمکلام الٰہی ہونے پر اب بفضلہ تعالیٰ گیارہوان برس جاتا ہے کیا یہ نشان نہیں ہے اگر خدا تعالیٰ کیطرف سے یہ کاروبار نہ ہوتا تو کیونکر عشرہ کاملہ تک جو ایک حصہ عمر کا ہے ٹھہر سکتا تھا پھر مَین کہتا ہون کہ کیا یہ نشان نہیں ہے کہ الہامی پیشگوئیون کے بالمقابل آزمایش کے لئے کوئی اِس عاجز کے سامنے نہیں آسکتا اور اگر آوے تو خدا تعالےٰ اُسکو سخت ذلیل کرے ایسا ہی صدہا تائیدات الٰہیہ شامل حال ہو رہی ہیں۔ مین حضرت قدس کا باغ ہون جو مجھے کاٹنے کا ارادہ کرے گا وہ خود کاٹا جائیگا مخالف روسیاہ ہوگا اور منکر شرمسار یہ نشان ہیں

مگر اُن کے لئے جو دیکھ سکتے ہین

اے سخت اسیرِ بدگمانی	وے بستہ کمر بہ بد زبانی
سوزم کہ چسان شوی مسلمان	وایں طرفہ کہ کافرم بخوانی



اگر خود آدمی کاہل نباشد در تلاشِ حق خدا خود راہ بنماید طلب گار حقیقت را

یہ بات قرآن کریم اور حدیث نبوی سے ثابت ہے کہ مومن رؤیا صالحہ مبشّرہ دیکھتا ہے اور اُسکے لئے دکھائی بھی جاتی ہین بالخصوص جبکہ مومن لوگون کی نظر مین مطرود اور مخذول اور ملعون اور مردود اور کافر اور دجّال بلکہ اکفر اور شرّالبریّہ ہو اس کو فنت اُور شکست خاطر کے وقت مین جو کچھ مکالمات پُر از لطف واحسان خداتعالی کیطرف سے مومن کے ساتھ واقعہ ہوتے ہین اُسکو کون جانتا ہے۔

رحمتِ خالق کہ جز او لیاست	ہست پنہان زیر لعنت ہا خلق

یہ عاجز خداتعالی کے احسانات کا شکر ادا نہین کر سکتا کہ اس تکفیر کے وقت مین کہ ہر ایک طرف سے اس زمانہ کے علماء کی آوازین آرہی ہین کہ **لست مومنا** اللہ جلشانہ کیطرف سے یہ ندا ہے کہ **قل انّی اُمرت وانا اوّل المومنین** ایک طرف حضرات مولوی صاحبان کہہ رہے ہین کہ کسیطرح اس شخص کی بیخکنی کرو اور ایک طرف الہام ہوتا ہے **یتربّصون علیک الدوائر علیھم دائرۃ السّوء** اور ایک طرف وہ کوشش کر رہے ہین کہ اس

شخص کو سخت ذلیل اور رسوا کریں اور ایک طرف خدا وعدہ کر رہا ہے کہ اِنّی مُھینٌ

من اراد اھانتک - اللہ اجرک - اللہ یعطیک جلالک

اور ایک طرف مولوی لوگ فتوے پر فتوے لکھ رہے ہین کہ اس شخص کے ہم عقیدگی

اور پیروی سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور ایک طرف خدا تعالی اپنے اس الہام

پر بتواتر زور دے رہا ہے کہ قل ان کنتم تحبّون اللہ فاتبعونی یُحببکم اللہ

غرض یہ تمام مولوی صاحبان خدا تعالی سے لڑ رہے ہین اب دیکھیے کہ فتح کسکی ہوتی ہے

بالآخر واضح ہو کہ اس وقت میرا مدعا اس تحریر سے یہ ہے کہ بعض صاحبوں نے پنجاب

اور ہندوستان سے اکثر خوابین متعلق زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نیز الہامات

بھی اس عاجز کے بارہ مین لکھ کر بھیجی ہین جنکا مضمون قریبًا اور اکثر یہی ہوتا ہے

کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہے اور یا بذریعہ الہام کے خدا تعالے

کیطرف سے معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص یعنے یہ عاجز خدا تعالی کیطرف سے ہے اسکو قبول کرو

چنانچہ بعض نے ایسی خوابین بھی بیان کین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہایت غضب کی

حالت مین نظر آئے اور معلوم ہوا کہ گویا آنحضرت روضہ مقدسہ سے باہر تشریف رکھتے ہین

اور فرماتے ہین کہ تمام ایسے لوگ جو اس شخص یعنے اس عاجز کو عمدًا ستا رہے ہین قریب ہے

جو اُن پر غضب الٰہی نازل ہو - اوّل اوّل اس عاجز نے ان خوابون کیطرف

التفات نہین کی مگر اب مین دیکھتا ہون کہ کثرت سے دنیا مین یہ سلسلہ شروع ہوگیا یہانتک

کہ بعض لوگ محض خوابون کے ہی ذریعہ سے عناد اور کینہ کو ترک کر کے کامل مخلصین مین

داخل ہوگئے اور اسی بنا پر اپنے مالون سے امداد کرنے لگے سو مجھے اسوقت یاد آیا کہ براہین احمدیہ

کے صفحہ ۲۴۱ مین یہ الہام درج ہے جسکو دس برس کا عرصہ گذر گیا اور وہ یہ ہے

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء یعنی ایسے لوگ تیری مدد کرینگے جنپر ہم

آسمان سے وحی نازل کرینگے سو وہ وقت آگیا اسلئے میرے نزدیک قرین مصلحت ہے

کہ جب ایک معقول اندازہ ان خوابوں اور الہاموں کا ہو جائے تو انکو ایک رسالہ مستقلہ کی صورت میں طبع کر کے شایع کیا جائے کیونکہ یہ بھی ایک شہادت آسمانی اور نعمت الہی ہے اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ **واما بنعمت ربک فحدث**

لیکن پہلے اس سے ضروری طور پر یہ اطلاع دیجاتی ہے کہ آیندہ ہر ایک صاحب جو کوئی خواب یا الہام اس عاجز کی نسبت دیکھکر بذریعہ خط اس سے مطلع کرنا چاہیں تو انپر واجب ہے کہ خدا تعالی کی قسم کھا کر اپنے خط کے ذریعہ سے اس بات کو ظاہر کریں کہ ہمنے واقعی اور یقینی طور پر یہ خواب دیکھی ہے اور اگر ہمنے کچھہ اسمیں ملایا ہے تو ہم پر اسی دنیا اور آخرت میں لعنت اور عذاب الہی نازل ہو اور جو صاحب پہلے قسم کھا کر اپنی خوابیں بیان کر چکے ہیں ان کو دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں مگر وہ تمام صاحب جنہوں نے خوابیں یا الہامات تو لکھہ کر بھیجے تھے لیکن وہ بیانات انکی موکد بقسم نہیں تھے انپر واجب ہے کہ پھر دوبارہ ان خوابوں یا الہامات کو قسم کے ساتھہ موکد کر کے ارسال فرماویں اور یاد رہے کہ بغیر قسم کے کوئی خواب یا الہام یا کشف کسیکا نہیں لکھا جاویگا اور قسم بھی اس طرز کی چاہیئے جو ہم نے ابھی بیان کی ہے۔

اس جگہ یہ بھی بطور تبلیغ کے لکھتا ہوں کہ حق کے طالب جو **مواخذہ الہی** سے ڈرتے ہیں وہ بلا تحقیق اس زمانہ کے مولویوں کے پیچھے نہ چلیں اور آخری زمانہ کے مولویوں سے جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرایا ہے ویسا ہی ڈرتے رہیں اور ان کے فتووں کو دیکھہ کر حیران نہ ہو جاویں کیونکہ یہ فتوے کوئی نئی بات نہیں ہیں اور اگر اس عاجز پر شک ہو اور وہ دعوے جو اس عاجز نے کیا ہے اسکی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو تو میں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں جس سے ایک طالب صادق انشاءاللہ مطمئن ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اول توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں جسکی پہلی رکعت میں سورۃ **یٰسین** اور دوسری رکعت میں

اکیس مرتبہ سورۃ **اخلاص** ہو اور پھر بعد اسکے تین سو مرتبہ **درود شریف** اور
تین سو مرتبہ **استغفار** پڑھکر خدا تعالی سے یہ دعا کرین کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ
حالات کو جانتا ہے اور ہم نہین جانتے اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق
تیری نظر سے پوشیدہ نہین رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب مین التجا کرتے
ہین کہ اس شخص کا تیرے نزدیک کہ جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونیکا
دعوے کرتا ہے کیا حال ہے۔ کیا صادق ہے یا کاذب اور مقبول ہے یا مردود
اپنے فضل سے یہ حال رویا یا کشف یا الہام سے ہمپر ظاہر فرما تا اگر مردود ہے تو اسکے
قبول کرنیسے ہم گمراہ نہ ہون اور اگر **مقبول** ہے اور تیری طرف سے ہے تو اسکے انکار
اور اسکی اہانت سے ہم **ہلاک نہ ہو جائین**۔ ہمین ہر ایک قسم کے فتنہ سے
بچا کہ ہر ایک قوت تجھہ کو ہی ہے۔ آمین۔ یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتے کرین لیکن اپنے
نفس سے خالی ہوکر۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے اور بدظنی اسپر غالب
آگئی ہے اگر وہ خواب مین اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے جسکو وہ بہت ہی
برا جانتا ہے تو شیطان آتا ہے اور موافق اس ظلمت کے جو اسکے دل مین ہے
اور پر ظلمت خیالات اپنی طرف سے اسکے دل مین ڈالدیتا ہے پس اسکا پچھلا حال
پہلے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ سو اگر تو خدا تعالے سے کوئی خبر دریافت کرنا چاہے تو اپنے
سینہ کو بکلی بغض اور عناد سے دھو ڈال اور اپنے تئین بکلی خالی النفس کرکے اور دونون
پہلوؤن بغض اور محبت سے الگ ہوکر اس سے ہدایت کی روشنی مانگ کہ وہ ضرور
اپنے وعدہ کے موافق اپنی طرف سے روشنی نازل کریگا جسپر نفسانی اوہام کا کوئی
دخان نہین ہوگا۔ سو اے حق کے طالبو ان مولویون کی باتون سے فتنہ مین مت پڑو
اٹھو اور کچھہ مجاہدہ کرکے اس قوی اور قدیر اور علیم اور ہادی مطلق سے مدد چاہو اور دیکھو کہ اب تمہینے
یہ روحانی تبلیغ بھی کی ہے آئندہ تمہین اختیار ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدی۔ المبلغ غلام احمد عفی عنہ

شیخ بٹالوی صاحب کے فتوی تکفیر کی کیفیت

اِس فتوے کو مینے اوّل سے آخر تک دیکھا۔ جن الزامات کے بنا پر یہ فتوے لکھا ہے انشاء اللہ بہت جلد اُن الزامات کے غلط اور خلاف واقعہ ہونیکے بارے مین ایک رسالہ اِس عاجز کی طرف سے شایع ہونیوالا ہے جسکا نام **دافع الوساوس** ہے باایں ہمہ مجکو اِن لوگون کے لعن و طعن پر کچھہ افسوس نہین اور نہ کچھہ اندیشہ بلکہ مین خوش ہون کہ میان نذیر حسین اور شیخ بٹالوی اور اُنکے اتباع نے مجھہ کو کافر اور مردود اور ملعون اور دجّال اور ضال اور بے ایمان اور جہنمی اور اکفر کہہ کر اپنے دل کے وہ بخارات نکال لیے جو دیانت اور امانت اور تقوی کی التزام سے ہرگز نہین نکل سکتے تہے اور جس قدر میری اتمام حجت اور میری سچائی کی تلخی سے اُن حضرات کو زخم پر زخم پہنچا۔ اُس صدمہ عظیمہ کا غم غلط کرنیکے لیے کوئی اور طریق بہی تو نہین تھا بجز اِسکے کہ لعنتون پر آجاتے مجھے اسبات کو سوچ کر بہی خوشی ہے کہ جو کچھہ یہودیون کے فقیہون اور مولویون نے آخر کار حضرت مسیح علیہ السلام کو تحفہ دیا تہا وہ بہی تو یہی لعنتین اور تکفیر تہی جیساکہ اہل کتاب کی تاریخ اور چہار انجیل سے ظاہر ہے تو پہر مجہے مثیل مسیح ہونیکی حالت مین اِن لعنتون کی آواز مین سُنکر بہت ہی خوش ہونا چاہیئے کیونکہ جیساکہ خدا تعالی نے مجکو حقیقت دجالیہ کے ہلاک اور فانی کرنیکے لیے حقیقت **عیسویہ سے متصف** کیا ایسا ہی اُس نے اُس حقیقت کے متعلق جو جو نوازل و آفات تہے اُن سے بہی خالی نہ رکہا لیکن اگر کچھہ افسوس ہے تو صرف یہ کہ بٹالوی صاحب کو اِس فتوے کے طیار کرنے مین یہودیون کے فقیہون سے بہی زیادہ خیانت کرنی پڑی اور وہ خیانت تین قسم کی ہے **اول** یہ کہ بعض لوگ جو مولویت اور فتوے دینے کا منصب نہین رکہتے وہ صرف

مکفّرین کی تعداد بڑہانیکے لئے مُفتی قرار دئے گئے **دوسری** یہ کہ بعض ایسے لوگ
جو علم سے خالی اور علانیہ فسق و فجور بلکہ نہایت بدکاریون مین مبتلا تہے وہ بڑے
عالم متشرع منصور ہوکر انکی مہرین لگائی گئین **تیسرے** ایسے لوگ جو علم اور دیانت
رکہتے تہے مگر واقعی طور پر اِس فتوے پر اُنہون نے مہر نہین لگائی بلکہ بٹالوی صاحب
نے سراسر چالاکی اور افترا سے خود بخود انکا نام اُسمین جڑ دیا۔ اِن تینون قسم کے
لوگون کے بارے مین ہمارے پاس تحریری ثبوت ہین اگر بٹالوی صاحب یا کسی اور
صاحب کو اسمین شک ہو تو وہ لاہور مین ایک جلسہ منعقد کر کے ہمسے ثبوت مانگین۔
تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد۔ یون تو تکفیر کوئی نئی بات نہین اِن مولویون کا
آبائی طریق یہی چلا آتا ہے کہ یہ لوگ ایک باریک بات سُنکر فی الفور اپنے کپڑون سے باہر
ہوجاتے ہین اور چونکہ خدا تعالی نے یہ عقل نوانکو دی ہی نہین کہ بات کی تہ تک پہنچین
اور اسرار غامضہ کی گہری حقیقت کو دریافت کرسکین اِسلئے اپنی نافہمی کیحالت مین
تکفیر کیطرف دوڑتے ہین اور اولیاء کرام مین سے ایک بہی ایسا نہین کہ انکی تکفیر سے
باہر رہا ہو یہانتک کہ اپنے موہنہ سے کہتے ہین کہ جب **مہدی موعود** آئیگا تو اسکی
بھی مولوی لوگ **تکفیر** کرینگے اور ایسا ہی حضرت **عیسیٰ جب اُترینگے** تو اُنکی
بہی تکفیر ہوگی اِن باتون کا جواب یہی ہے کہ اے حضرات آپ لوگون سے خدا کی پناہ۔
اوسبحانہ خود اپنے برگزیدہ بندون کو آپ لوگون کے شرّ سے بچاتا آیا ہی ورنہ آپ لوگون نے
تو ڈاین کیطرح اُمت محمدیہ کے تمام اولیا کرام کو کہا جانا چاہا تہا اور اپنی بدزبانی سے نہ پہلون
کو چہوڑا نہ پچہلون کو۔ اور اپنے ہاتہہ سے اُن نشانیون کو پوری کر رہے ہین جو آپ ہی
بتلا رہے ہین۔ تعجب کہ یہ لوگ آپسمین ہی تو نیک ظن نہین رکہتے۔ تہوڑا عرصہ گذرا ہے
کہ موحدین کی بددینی پر مدار الحق مین شاید تین ۳ سو کے قریب مُہر لگی تہی پہر جبکہ تکفیر ایسی
سستی ہے تو پہر انکی تکفیرون سے کوئی کیونکر ڈرے مگر افسوس تو یہ ہے کہ میان

نذیر حسین اور شیخ بٹالوی نے اِس تکفیر مین جعلسازی سے بہت کام لیا ہے اور طرح طرح کے افترا کر کے اپنی عاقبت درست کر لی ہے ۔ اِس مختصر رسالہ مین ہم مفصّل ان خیانتون کا ذکر نہین کر سکتے جو شیخ بٹالوی نے حسب منشا شیخ دہلوی اپنے کفرنامہ مین کام مین لا کر اپنا نامہ اعمال درست کیا ہے ۔ صرف بطور نمونہ **ایک مولوی صاحب** کا **خط** معہ اُنکے چند **اشعار** کے ذیل مین لکھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے ۔

بحضور فیض گنجور حضرت مجدد وقت مسیح الزمان مہدی دوران حضرت
مرزا غلام احمد صاحب دام برکاتہ

پس از سلام سنّت اسلام گذارش حال اینکہ ۔ غریب نوازا پٹیالہ سے حضور کے تشریف لیجانیکے بعد سکنائے بلدہ نے مجہہ کو نہایت تنگ کیا یہان تک کہ مساجد مین نماز ادا کرنیسے بند کیا گیا ۔ مینے اپنے بعض دوستون کو ناحق کا الزام دور کرنیکے لئے یہ لکھدیا کہ میرا عقیدہ اہلسنت والجماعت کے موافق ہے اور انکار ختم نبوت اور وجود ملایکہ و معجزات انبیاء و لیلۃ القدر وغیرہ موجب کفر و الحاد سمجہتا ہون ۔ وہی تحریر میری مولوی محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنۃ نے لیکر اپنے **کفرنامہ** مین جو آپ کے لئے تیار کیا تہا درج کر دی ۔ مینے خبر پاکر مولوی محمد حسین صاحب کی خدمتمین خط لکہا کہ جو میری طرف سے فتوی تکفیر پر عبارت لکہی گئی ہے وہ کاٹ دینی چاہئے کیونکہ مین حضرت مرزا صاحب کے مکفر کو خود کافر و ملحد سمجہتا ہون ۔ مولوی صاحب نے اِسکا کوئی جواب نہین بہیجا جس سے مجہے معلوم ہوا کہ اُنہون نے میرا نام مُکفّرین کے زمرہ مین چہاپ کر شایع کر دیا ۔ سو میرے فتوے کی یہ حقیقت ہے ۔ یہ نالایق حضور سے بیعت ہو چکا ہے لہذا اس عاجز کو اپنی جماعت سے خارج تصوّر نہ فرماوین ۔ مین اِس ناکردہ گناہ سے خداوند تعالی کی درگاہ مین توبہ کرتا ہون اور حضور سے معافی مانگتا ہون اور چند ابیات محبت اور عقیدت کے جوش سے جو مینے حضور کے بارہ مین تالیف کئے ہین وہ بہی ذیل مین تحریر کرتا ہون اور

امید وار ہوں کہ میری یہ تمام تحریر معہ اشعار کے طبع کرا کر شایع کردی جاوے

اشعار یہ ہیں

موجبِ کفر است تکفیرِ تو اے کانِ کرم ۔۔۔ واین ہواہیر وفتاوے رہزنِ راہِ ارم
آرزو دارم کہ جان و مال قربانت کنم ۔۔۔ این تمنا ایم برآرد کارسازِ قادرم
چون بنا ہم روز تو حاشا و کلّا این کجا ۔۔۔ من فدائے روی تو ای رہبرِ دین پرورم
دین مُردہ را بقالب جان درآمد از دمت ۔۔۔ چون ازین انفاس اعراضی کنم ای مہترم
من کجا و این طور بدعہدی و بیراہی کجا ۔۔۔ خادمم تا زندہ ہستم و از دل و جان چاکرم
حملہ ہا کردند این غولان راہِ حق بہ من ۔۔۔ رہ زدندی گر نبودی لطف یزدان رہبرم
این یہودی سیرتان قدرِ ترا نشناختند ۔۔۔ چون نبیّ ناصری نفرین شنیدی لاجرم
ہر کہ تکفیرت کند کافر ہمان ساعت شود ۔۔۔ حق نگہدارد مرا زین زمرۂ نامحترم
برسنِ اعمٰے بہ بخش ای حضرتِ مہر منیر ۔۔۔ گر خطا دیدی ازان بگذر کہ من مستغفرم
تار و انم ہست در تن از دل و جانم غلام ۔۔۔ لطف فرما کز تذلّل بر درِ تو حاضرم
نور راہِ دینِ احمد بر وجودت شد تمام ۔۔۔ آمدی در چاردہ اے بدر تام و انورم
حسبِ تبشیرِ نبی بر وقت خود کردی ظہور ۔۔۔ السلام ای رحمتِ ذاتِ جلیل و اکبرم
مشکلاتِ دینِ حق بر دستِ تو آسان شدند ۔۔۔ میکنی تجدیدِ دین از فضلِ ربِّ ذو الکرم

از رہِ منّت درونم را مسلمان کردۂ
گر نباشم جان نثارِ آستانت کافرم

راقم
خاکسار مولوی حافظ عظیم بخش پٹیالوی - ۲۴ - مئی سنہ ۱۸۹۲ء

ہیں
نزاد
طبع فرماکر ممنون
[illegible]

اشتہار

جو فتوے بحق امامنا - مخدومنا مسیحنا مسیح الدنیا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے محمد حسین بٹالوی اڈیٹر اشاعۃ السنہ نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں شایع کیا ہے - اسکے علما پٹیالہ کی فہرست میں میرے بعض احباب نے میرے ہمنام مولوی عبد اللہ پٹیالوی کے نام کو میرا نام خیال کیا ہے اور بعض نے دریافت کیلئے میرے نام عنایت نامجات بھی ارسال فرمائے ہیں اڈیٹر اشاعۃ نے ناظرین کو اور بھی شبہ میں ڈالا کہ اس نام پر یہ نوٹ ازاد کیا کہ یہ مولوی صاحب بھی مرزا صاحب کے پہلے معتقد تھے - لہذا میں جمیع احباب کو اطلاع دیتا ہوں کہ مولوی عبد اللہ پٹیالوی اور شخص ہیں اور وہ کبھی پہلے بھی مرزا صاحب کے معتقد نہ تھے اور نہ ہیں باقی رہا بندہ سو میں اسطرح اس فدائے قوم و اسلام کا معتقد و نیازمند ہوں

المشتہر
خاکسار محمد عبد اللہ خان - مدرس عربی مہندر کالج پٹیالہ -
۴ ذیقعدہ ۱۳۰۹

رسالہ نشان آسمانی کی امداد طبع کیلئے جو مخلص دوستونکی طرف خط لکھے گئے تھے اُن کا خلاصہ جواب

خلاصہ خط اخویم مولوی سیّد تفضّل حسین صاحب تحصیلدار علیگڈہ ضلع فرخ آباد سلّمہ اللہ تعالےٰ

"ذو والالہامے بندگان عالی شرف درود لائے باعث عزت ہوئے مجھکو بہت شرم ہے کہ عرصہ سے مینے کوئی عریضہ حضور مین نہین بھیجا

" مگر ہر وقت یاد بندگان والا مین ہا کرتا ہون حضور کا نام نامی میرا وظیفہ ہے اور اکثر حضور کی کتب دیکھا کرتا ہون اور انکو ذریعہ بہتری

" دارین سمجھتا ہون پچاس جلد رسالہ نشان آسمانی یا جسقدر حضور خود چاہین میرے پاس بھجوادین مین انکو خرید کرلونگا اور اپنے

" دوستون مین تقسیم کردونگا مجھے حضور کی کتابونکی اشاعت سے دلی خوشی پہنچتی ہے اور میرے سب اہل وعیال خوش اور اچھے ہین اور

" حضور کو یاد کیا کرتے ہین۔ عریضہ نیاز کمترین تفضل حسین از علیگڈہ ضلع فرخ آباد ۲۱ مئی ۱۸۹۲ع

مولوی صاحب موصوف چندہ امدادی دیتے ہین اور امداد کے طور پر اپنی تنخواہ مین سے رقم کثیر دے چکے ہین۔

خلاصہ خط اخویم نواب محمد علی خان صاحب رئیس کوٹلہ مالیر سلّمہ اللہ تعالےٰ

بناب کا عنایت نامہ پہنچا بندہ رسالہ نشان آسمانی کی دو سو جلد فی الحال خرید کریگا۔ راقم محمد علیخان

نواب صاحب موصوف ابھی تہوڑا عرصہ ہوا کہ پانچسو روپیہ کی کتابیں اس عاجز کی خرید کرکے محض للہ تقسیم کرچکے ہین

خلاصہ خط اخویم حکیم فضل دین صاحب بھیروی سلّمہ اللہ تعالےٰ

سات سو جلد رسالہ نشان آسمانی نالکار کے خرچ سے چھپوایا جاوے اور فروخت کیا جاوے اور اُسکی قیمت حضور اپنی مرضی سے جہان چاہین

خرچ فرماوین بالفعل ۲۰ روپیہ بقیہ چندہ دو روپیہ محمد صاحب عرب ابھی ارسال خدمت ہین اور بعد مین عنقریب ایکسو روپیہ اُس سے دس مہینہ

روپیہ زائد بھیجتا ہون یا جلد تر خود لیکر باریاب خدمت ہونگا ورنہ منی آرڈر بھیجدونگا۔ (ایکسو روپیہ پہونچ گیا)

حکیم صاحب موصوف پہلے بھی تخمیناً سات سو روپیہ امداد کے طور پر دے چکے ہین۔

خلاصہ خط اخویم حضرت مولوی حکیم نور دین صاحب سلّمہ اللہ تعالےٰ معالج ریاست جمّون

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم مع التسلیم اما بعد آپکا خط کسر بالکل نالکار اور خاکسار کے تہہ نہایت ہی نثر مسار ہے حضور حضرت مسیح الزمان عرض ہے خادم دانہ۔ اس

با اخلاص اور دلی مرید کا جو کچھہ ہے تمام آپ ہی کا ہے زن و فرزند روپیہ آبرو و جان۔ میری یہی سعادت ہے کہ تمام خرچ میرا ہو جسقدر

حضور پسند فرماوین میرا دم نصیح بھی اسوقت موجود ہین اور کہتے ہین کہ اگر میری مطبع پنجاب پریس سیالکوٹ مین حضور رسالہ کو طبع فرماوین

تو چہارم حصہ قیمت کا منافع رہیگا۔ مولوی حکیم نوردین صاحب اپنے اخلاص اور محبت اور صفت ایثار اور للہ شجاعت

اور سخاوت اور ہمدردی اسلام مین عجیب شان کے آدمی ہین کثرت مال کے ساتھہ کچھہ قدر قلیل خدا تعالیٰ کی راہ مین دیتے ہوئے

تو بہتون کو دیکھا مگر خود بھوکے پیاسے رہکر اپنا عزیز مال رضا مولیٰ مین اُٹھادینا اور اپنے لئے دنیا مین سے کچھہ نہ بنانا یہ صفت کامل طور پر

مولوی صاحب موصوف مین ہی دیکھی یا انمین جنکے دلونپر انکی صحبت کا اثر ہے مولوی صاحب موصوف اب تک تین ہزار روپیہ کے قریب

زیادہ کری آمین ثم آمین ــ چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمت نوردین بودے ــ ہمین بودے اگر ہر دل پر از نور یقین بودے +